صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 03 جون 2024ء بمطابق 25 ذیقعد 1445 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر ایک منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ O اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ O يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ O بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

(ترجمہ): پس اے محمدؐ! تم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق اِن لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو ہوشیار رہو کہ یہ لوگ تم کو فتنہ میں ڈال کر اُس ہدایت سے ذرہ برابر منحرف نہ کرنے پائیں جو خدا نے تمہاری طرف نازل کی ہے پھر اگر یہ اس سے منہ موڑیں تو جان لو کہ اللہ نے اِن کے بعض گناہوں کی پاداش میں ان کو مبتلائے مصیبت کرنے کا ارادہ ہی کر لیا ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ اِن لوگوں میں سے اکثر فاسق ہیں ۔ (اگر یہ خدا کے قانون سے منہ موڑتے ہیں) تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں ہے ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی میں ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔

وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جزاک اللہ جی، شکریہ۔

(مداخلت)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: میں Leave applications کرلوں پھر اس کے بعد بات کرتے ہیں۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب شکیل احمد خان صاحب، منسٹر سی اینڈ ڈبلیو؛ جناب گل ابراہیم خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، پانچ یوم؛ جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب علی شاہ صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب احسان اللہ خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ ارباب زرک خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب کرامت خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب رشاد خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب ظاہر خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم؛ جناب انور خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

میں اس ہال میں اقراء یونیورسٹی کی میڈیا سے متعلق بچیاں اور بچوں کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ معزز اراکین اسمبلی کے علم میں ہے کہ ہم نے ایک وہ شروع کیا ہے کہ ہر سیشن میں ہم ایک کالج، یونیورسٹی یا سکول کے بچوں اور بچیوں کو یہاں مدعو کریں گے تاکہ ان کی Orientation بھی ہوجائے اور وہ سیکھیں بھی اور دیکھیں بھی کہ ان کے منتخب نمائندے کس طرح کام کرتے ہیں اور اسمبلی سیکرٹریٹ کس طرح کام کرتا ہے؟ تو ان کو خوش آمدید آپ کہہ دیں (تالیاں) اور میں اپنے ہر دلعزیز شوکت یوسفزئی صاحب کو بھی اس ہال میں آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ (تالیاں) جناب شفیع اللہ خان کا مائیک On کردیں۔

رسمی کارروائی

جناب شفیع اللہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ تھینک یو سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! میں ایک دلخراش واقعہ Related to Malakand University کی جانب آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، چند یوم قبل موسیٰ خان نامی سٹوڈنٹ جو کہ ملاکنڈ یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ ہے، جرنلزم ڈیپارٹمنٹ کے Sixth semester میں پڑھتا ہے، نے رات کے وقت اپنے کمرے میں لائٹ میوزک کرنا چاہا، جب پرووسٹ اور چیف پراکٹر کو پتہ چلا ہے تو اس نے اس بچے کو رات کی تاریکی میں ہاسٹل سے نکالا ہے، وہ بچہ کمرہ کی تلاش میں دربدر ٹھوکریں کھاتے ہوئے ایکسڈنٹ کا شکار ہوا ہے، مقامی ہسپتال سے ریفر ہوکر حیات آبادمیڈیکل

کمپلیکس پہنچایا گیا ہے جہاں اس بیچارے کو ایمرجنسی میں Bed تک نہیں ملا اور وہ زخموں کی تاب نہ لاکر چل بسا۔ ایک دلخراش واقعہ ہے جس پر ہم، یہ دیر کا رہنے والا ہے، ہم سب کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے، اس وقت منسٹر ہائر ایجوکیشن بھی تشریف رکھتے ہیں، منسٹر ہیلتھ بھی تشریف رکھتے ہیں، اس پہ تو ہائی لیول انکوائری کی ضرورت ہے، انکوائری ہو جائے اور جو گناہگار ہیں، ان کو کیفرکردار تک پہنچایا جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: آپ یونیورسٹی انتظامیہ کے خلاف انکوائری چاہ رہے ہیں یا کس کے خلاف چارہے ہیں؟

جناب شفیع اللہ: جی میں وہاں ملاکنڈ یونیورسٹی کا جو پرووسٹ ہے، جو چیف پراکٹر ہے اور یہاں ہسپتال میں اس کو Bed تک نہیں دیا گیا ہے، میں دونوں کے خلاف ڈیپارٹمنٹل انکوائری کروانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر ایچ ای ڈی موجود ہیں اور منسٹر ہیلتھ، منسٹر لاء! آپ اس پہRespond کردیں اسی ضمن میں جی، احمد کنڈی صاحب کا مائیک On کردیں۔

جناب احمد کنڈی: سر! میں شفیع اللہ صاحب نے جو بات کی ہے، اس کو Second کرتا ہوں اور آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ اس میں آپ Timeframe مقرر کریں، یہ پراونشل گورنمنٹ کی Collective responsibility ہے، لوگوں کی لائف اور آزادی کی Protection جو ہے یہ گورنمنٹ کی Responsibility ہے۔ ہمیں ایک تو گورنمنٹ اس پہ Response بھی دے، یہ جو واقعہ ہوا ہے جس کے اوپر تمام طالب علم جو ہیں ان کو کافی خدشات ہیں اور جو لوگ اس میں ملوث ہیں ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور ایک Timeframe ہمیں دیں کہ کب یہ رپورٹ جو ہے انوسٹی گیشن کی، یہ ہمارے سامنے یہاں پراونشل اسمبلی میں رکھیں گے؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: منسٹر لاء پلیز، منسٹر ہیلتھ تو تشریف لے آئے، منسٹر ہیلتھ صاحب! آپ Respond کرتے ہیں؟ مائیک On کریں، فضل شکور خان کا مائیک On کردیں بھئی۔

جناب فضل شکور خان (وزیر محنت): سر! منسٹر ہیلتھ آج نہیں تو----

سید قاسم علی شاہ (وزیر صحت): سر! مجھے کوئسچن Explain کردیں، میں جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، اپنی سیٹ پہ چلے جائیں۔ منسٹر ہیلتھ صاحب! اس طرح ہوا ہے کہ ایک بچہ، سٹوڈنٹ اپنے کمرے میں کوئی کل رات کو

لائٹ میوزک سن رہا تھا یا بجا رہا تھا، اس کو وہاں کے چیف پراکٹر اور پرووسٹ نے نکال دیا، وہ یونیورسٹی سے باہر آ گیا، وہ ایکسیڈنٹ کا شکار ہو گیا، وہاں اس کے زخم شدید تھے، وہاں سے یہاں شفٹ کیا گیا، یہ کونسے شفیع اللہ خان صاحب! کونسے ہاسپیٹل میں شفٹ کیا گیا؟

وزیر صحت: ملاکنڈ کا کیس جو ہے ناں۔

جناب سپیکر: ملاکنڈ کا کیس، وہاں اس بچے کی Deathہو گئی۔ اب یہ معزز ایوان یہ چاہتا ہے کہ اس پہ آپ، منسٹر ہیلتھ اور منسٹر ایچ ای ڈی، یہ دونوں Respond کریں کہ آپ کیا ایکشن لیں گے اور کب اس ہاؤس کو اس سے آگاہ کریں گے؟

وزیر صحت : شکریہ سر۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ ہیلتھ کے حوالے سے جو بات ہے سر، میں اس کو جواب دیتا ہوں، (مداخلت) ایک، ایک منٹ ذرا پلیز مہربانی کریں۔ سر، یہ ملاکنڈ میں واقعہ ہوا اور جو اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا، اس کو Head injury ہوئی تھی اور کافی خراب طریقے سے اس کے ساتھ حادثہ پیش آیا۔ پہلے ایک ہاسپیٹل گیا، پھر وہاں سے اس کو ریفر کیا گیا پشاور، حیات میڈیکل کمپلیکس کو ٹرانسفر کیا گیا۔ یہ رات کے تقریباً بارہ بجے کے قریب اس کو ہسپتال لایا گیا اور جو اس کی Condition تھی، اس وقت Head injury تھی اور یہ بے ہوش تھا اور باقی بہت Serious condition میں یہا ں لایا گیا، اس وقت ڈاکٹرز نے اس کا معائنہ کیا، اس کا CT scan کیاگیا، جو Minor treatment تھی وہ بھی دی گئی لیکن Patient جو تھا بہت Critical condition میں تھا، وہاں کے ڈاکٹرز نے یہ Recommend کیا کہ اس کو Intensive Care Unit کی ضرورت ہے لیکن ایچ ایم سی میں سر! اس وقت جو Beds تھے وہ Fully occupied تھے اور اس کے بعد بات کی گئی کہ اس کو کسی اور ہسپتال میں ریفر کردیا جائے، بھجوایا جائے لیکن Patient کے حالات اتنے برے تھے، اتنا Serious condition میں تھا کہ سر، وہ Sustain نہیں کر پایا اور اس کا انتقال ہو گیا۔ یہاں پر جو Main question آتا ہے، وہ یہ کہ اس کو Bed کیوں نہیں فراہم کیا گیا؟ جو Main سوال ہے سر، جو گھوم پھر کر، جو گھوم پھر کر آتاہے، اصل سوال یہی ہے کہ ایک مریض کو ہسپتال لایا جاتا ہے لیکن اس کو Bed نہیں ملتا، تو سر! اس کا مسئلہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے بہت چیزوں کو Improve کیا گیا ہے، وقتاً فوقتاً، نظام بہتری کی طرف چلتا آرہا ہے لیکن سر، ابھی بھی Sixty percent جو کیسز ہیں، وہReferکئے جاتے ہیں پشاور۔ وہاں پر یہ حادثہ ہوا اور ہونا یہ چاہیئے تھا کہ وہاں پر Malakand side میں Patients کو Stable

کرکے، کسی طریقے سے Manage کرکے آگے بھیجا جاتا لیکن ہوتا یہ ہے کہ کچھ سہولیات کی کمی ہوتی ہے، کچھ اور مسئلے مسائل ہوتے ہیں، Patient کی ایسی حالت کو دیکھ لیا جاتا ہے جس سے وہ Patient کو Entertain نہیں کرتے بلکہ آگے Refer کر دیتے ہیں، تو تین چار گھنٹے کا جو سفر ہوتا ہے، وہ مریض کو اس Condition پہ لے آتا ہے سر، جہاں سے اس کو Recover کرنا مزیدمشکل ہوجا تاہے، البتہ ایچ ایم سی میں ہم آئی سی یو بڑھا رہے ہیں لیکن اس پہ مجھے بہت افسوس ہے کہ وہاں پر Beds موجود نہیں تھے لیکن یہ قصور ہسپتال کا نہیں ہے کیونکہ ضرورت سے زیادہ وہ کام کررہے ہیں، ہمارے بڑے ہاسپیٹلز جو ہیں وہ ضرورت سے----

جناب سپیکر:جناب وزیر محترم! گزارش یہ ہے کسی End پہ تو غلطی ہوئی ہے ناں، جس End پہ غلطی ہوئی ہے، یہ ایوان بھی چاہتا ہے، معزز ممبران یہ چاہتے ہیں کہ اس کو Pinpoint کیا جائے، اس کے اوپر کوئی انکوائری کریں، کوئی اس کو سزا دیں، Justify نہ کریں ڈیپارٹمنٹس کو----

وزیر صحت:ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جو ڈیپارٹمنٹ۔ ایک بچے کی جان چلی گئی، جوان بچے کی، اس کے ماں باپ کی امیدیں اس سے وابستہ ہوں گی۔ ادھر سے ایچ ای ڈی والوں سے بھی میں پوچھوں گا، نہیں تو مجبوراً مجھے پھر اس ہاؤس سے ایک سپیشل کمیٹی بنانا پڑے گی جو جاکر اس Matter کو Probe کرے۔

وزیر صحت: ٹھیک ہے سر، اس میں میں Inquiry conduct کرادیتا ہوں جو Facts & figures جو کچھ ابھی تک میں منگواچکا ہوں، میرے سامنے تھے،ان شاء اللہ پوری اب اس کی Presentation آپ لوگوں کو دے دوں گا، پوری Update دوں گا اور جو بھی اس میں ملوث ہیں، اگر کسی کی کوئی کوتاہی ہے تو اس پہ ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: Please kindly میں، Timeframe آپ دے دیں۔

وزیر صحت:سر! ایک ہفتےمیں میں اس پہ Working کرلیتا ہوں کیونکہ ملاکنڈ بھی ہے، پورا ایک Track ہم نے نکالنا ہے، ایک ہفتےمیں میں آپ کو پوری Presentation دے دوں گا سر، باقی ہائر ایجوکیشن کا جو کام ہے وہ پھر ادھر کرلیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔ جناب مشتاق احمد غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے اچھا جواب دیا، میں تھوڑا سا اختلاف کروں گا یہاں پہ Because کہ اتنا Serious patient آ گیا ہے اور ان کے پاس وہاں Bed نہیں تھا ہاسپیٹل انتظامیہ کے پاس تو سٹریچر پہ بھی علاج کیا جا سکتا ہے، وہاں سٹریچر کو Shift کیا جاسکتا تھا آئی سی یو میں، اس طرح کی Conditions کے اندر، تو منسٹر صاحب نے چونکہ اب کہہ دیا تو وہ ضرور اس کو Probe کریں گے لیکن اصل بات تو ملاکنڈ سے شروع ہوئی ہے کہ اس پرووسٹ نے ایک غلطی، بچے ہیں، بچے موبائل بھی Use کرتے ہیں، میوزک بھی سنتے ہیں، اگر اس سے کچھ ایسی چیز ہوئی، Irregularity تو ان کا کام اس کے Parents کو بلاکر اس کے حوالے کرنا چاہیئے تھا، اس کو انہوں نے یونیورسٹی سے باہر نکال دیا، باہر اس کے ساتھ یہ حادثہ ہو گیا، تو یہاں منسٹر صاحب تو شاید نہیں ہیں لیکن اس پرووسٹ کے خلاف بھی ایکشن ہونا چاہیئے جس نے، اور یہ میسج جانا چاہیئے آپ کی طرف سے As a ruling to all the universities and hospitals کہ کسی کو بھی آپ نکالتے ہیں تو اس کے Parents کو بلاکر اس کے حوالے کریں اور کسی بھی ہاسپیٹل میں اس Condition میں کوئی مریض جاتا ہے تو اس کے لئے ایمرجنسی میں سٹریچرز ہیں یا Extra beds چاہے اس کے اندر آئی سی یو میں Arrange کرلیں لیکن ایسا نہ ہو کہ کسی کا جوان بیٹا اس طرح ایک یونیورسٹی سے باہر نکال دیا جائے اور ایک ہاسپیٹل میں جب آئے تو وہاں بھی ا س کو Bed نہ ملے اور وہ موت کی وادی میں چلا جائے۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے، کوئی وزیر صاحب، کوئی منسٹر صاحب گورنمنٹ کے Behalf پہ مجھے Ensure کرائیں کہ جب تک انکوائری کا کوئی فیصلہ نہیں ہوجاتا، ملاکنڈ یونیورسٹی کا پرووسٹ ہے، چیف پراکٹر ہے یا جو بھی ہے، یہ بندے ہیں اس میں، ان کو Immediately suspend کیا جائے (تالیاں) اور جب تک انکوائری کاکوئی فیصلہ نہیں ہوتا، اس وقت تک وہ Suspend رہیں۔ دیکھیں جب تک، ہم Leverage دیتے رہیں گے، ہمارے ہزاروں بچے یونیورسٹیوں میں، ہماری ہزاروں بچیاں یونیورسٹیوں میں پڑھتی ہیں تو ہم کیسے ایک چھوٹی سی بات پہ آپ رات کے وقت ایک بچے کو باہر نکال دیں، Law Enforcing Agencies موجود ہیں۔ جی ڈاکٹر امجد صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے تھے، مجھے کون ایشورنس دے گا گورنمنٹ کے Behalf پہ مجھے یہ بتائیں۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے ہاؤسنگ): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جس طرح آپ نے Directions دی ہیں کہ جو پرووسٹ تھا اس کو Suspend کیا جاتا ہے، اس کے خلاف ان شاء اللہ انکوائری کریں گے، HED کے منسٹر صاحب نہیں ہیں، ان شاء اللہ میں Personally ان کو کہوں گا کیونکہ یہ جو ملاکنڈ یونیورسٹی ہے، میرےساتھ کوئی پانچ چھ کلومیٹر پہ ہے میرے گھر سے، یہاں پہ جو ظلم ہوا ہے، یہ ایک واقعہ نہیں جو شفیع اللہ خان نے بیان کیا، اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ جو یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز ہوتے ہیں یا ان کے پرووسٹس ہوتے ہیں یا جو بھی عملہ ہوتا ہے، وہ بالکل اس طرح بنے ہوئے ہیں کہ جس طرح وہ اپنے اپنے قوانین وہاں پہ لاگو کرتے ہیں اور ملاکنڈ یونیورسٹی میں بہت زیادہ، وہاں پہ اب Dispute چل رہا ہے، وہاں کے وی سی کے خلاف بھی آئے روز احتجاج ہوتے ہیں، آج بھی احتجاج تھا، وہاں پہ پورا ملاکنڈ روڈ جو ہے ناں اس کو بند کیا گیا تھا، جتنی بھی ہماری کچھ ایم پی ایز بھی وہاں پہ گئیں، جتنے بھی سٹوڈنٹس ہیں، چاہے وہ جس بھی پارٹی کی یونین سے تعلق رکھتے ہیں، سب نے مشترکہ طور پہ وہاں احتجاج کیاتھا، ہمیں بھی کالیں (Calls)آئی تھیں لیکن ہم چونکہ یہاں پہ آئے تھے تو سپیکر صاحب! جس طرح آپ نے رولنگ دی ہے، ان شاء اللہ اس پہ من و عن عمل کریں گے، ہم اپنے عوام کو اپنے سٹوڈنٹس کو Protect کریں گے، ہمارے جتنے بھی سٹوڈنٹس ہیں، ان شاءاللہ صوبائی حکومت کا یہی Aim ہے کہ ان شاء اللہ سٹوڈنٹس کو Protect کریں گے اور جو لوگ اس واقعہ میں ملوث ہیں، چاہے وہ ہاسپیٹل والے ہیں، چاہے وہ یونیورسٹی والے ہیں، ان کو ان شاء اللہ قرار واقعی سزا دیں گے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ دو----

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ بھی بات کرناچاہتے ہیں، ملک لیاقت بھی بات کرنا چاہتے ہیں، آپ بات کرلیں پھر ملک لیاقت صاحب! آپ اس کو Respond کردیں۔ پہلے ہمایون خان بات کرلیں، ٹھیک ہے سر، اچھا یہ بات طے ہو گئی حکومت کی طرف سے کہ یہ بندے Suspend ہوجائیں گے، مجھے کس وقت میرے آفس میں ان کے آرڈرز پہنچ جائیں گے----

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، Surety نہیں مجھے آرڈرز کس وقت پہنچیں گے میرے سیکرٹریٹ میں، مجھے یہ بتا دیں، ایسی ایشورنسز نہیں چاہئیں، مجھے ٹائم دیں کہ فلاں ٹائم آپ کے دفتر میں اس کی Suspension کا آرڈر----

جناب ہمایون خان: میری ایک دو منٹ بات سنیں پھر آپ بات کریں۔

وزیر صحت: ہائر ایجوکیشن منسٹر صاحب سے بات کرلیتا ہوں اور Make sure کروں گا سر، کہ دو دن کے اند یہ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: دو دن نہیں جی، دو دن بہت بڑا ٹائم ہوتا ہے، اس طرح جانیں جاتی رہیں ناں، بات ختم ہوجائے گی۔

وزیر صحت: سر! چونکہ میں نے، آج کا دن گزرچکا ہے، کل کے دن میں کرا دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ کس طرح قاعدے اور قانون میں لائیں گے لوگوں کو؟

وزیر صحت: سر! میں بات کرلیتا ہوں، میں بات کرکے جی آپ کو جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس ملک کا پرابلم یہی ہے کہ سزا اور جزا کا تصور ہی ختم ہو گیا ہے۔

وزیر صحت:ٹھیک ہے سر، میں ابھی بات کرکے آپ کو بتا دیتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: ہاں، کوئی اس----

وزیر صحت: میں ابھی بات کرکے آپ کو بتا دیتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: مجھے کوئی ایسی بات بتائیں ناں کہ جو میرے دل کو لگتی ہو۔

وزیر صحت:ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر:آج یہ آرڈر لازماً مجھے پہنچے اس کا۔ جی ہمایون خان!

وزیر صحت:میں ابھی آیا۔

جناب سپیکر: جی ہمایون خان!

جناب ہمایون خان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب! بہت بہت شکریہ۔ میں کچھ باتیں پشتو میں بھی کرنا چاہتا ہوں پھر اردو میں بھی کرلیں گے----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب ہمایون خان: جناب! سحر چې کله مونږه چکدرې ته راواتلو نو پورا چکدره چې کوم دے نو بلاک وه۔ دا زما حلقه ده، دا زما په حلقه کښې دا یونیورسټی ده او شپه ورځ د دې د معاملاتو نه مونږ خبریږو۔ Actualداسې

واقعات شوی دی چې دا اوس د یوې ورځې خبره نه ده چې یو سټوډنټ په نیمه شپه باندې ویستلے دے یا په څه شی باندې ویستلے دے، د دې ملاکنډ یونیورسټۍ کمپلیټ چې کوم دے یو انکوائری چې پراونشل انسپکشن ټیم لاړ شی او د هغې مکمل انکوائری اوکړی چې دا وجه څه وه؟ په دې یونیورسټۍ کښې جی پولیټیکل خلقو ګروپونه جوړ کړی دی، د دې نه مخکښې وائس چانسلر هم، د دې اوس وائس چانسلر هم دوئ په دیکښې ګروپنګ جوړ کړے دے او ځان له ئې ډلې جوړې کړی دی او هغه ئې په داسې بنیادونو جوړې کړی دی چې ځان له ئې سلیکشن بورډې جوړې کړی دی، ځان له ئې څه جوړې کړی دی او ځان له ئې یو لس شل کسان یو وائس چانسلر هم او هغه تیر وائس چانسلر هم په دې ایشو کښې چې هغه کوم سټوډنټان رااوچت شوی دی، په دیکښې د سابقه وائس چانسلر هم لاس دے چې خلق ئې Motivate کړی چې تاسو هړتال اوکړئ او د اوس وائس چانسلر پکښې هم دا دغه دے چې هغه ته ما نن هم اووئیل چې که ته خپل یو ماشوم دشپې په Bed کښې، د شپې په کمره کښې هغه ته د هغه سره یو شے داسې اووینې چې ستا نه دے خوښ، ته به ئې د خپل کوره اوباسې؟ پکار دا ده چې ته هغه ماشوم چې کوم دے دلاسه کړې، هغه ته نصیحت اوکړې، هغه سره د دې خبرې هیڅ څه جواب نشته. په دې یونیورسټۍ کښې جی مالی ډیر زیات کرپشن روان دے او هغوی په نګران سیټ اپ کښې یو اشتهار کړے دے د آسامو د پاره، په هغې کښې د 17، 18 او 19 او 16 سکیل آسامئ دغه کړې دی، سی ایم صاحب ته چې کوم دے د Approval د پاره وئیلی دی چې مونږ په دې باندې سلیکشن اوکړو، تاسو مهربانی اوکړئ چې فوری طور دا چې کوم هغوی د آسامو دغه کړے دے دا اشتهار دې بند کړے شی، د هغې دپاره دې نوے اشتهار اوشی او څه قسم مالی بې ضابطګئ چې شوې دی دغلته کښې، په هغې دې مکمل انکوائری اوشی او د هغې نه دې که زمونږه د پارلیمنټیرینز وی، زمونږه سابقه سپیکر صاحب په دې یونیورسټو باندې مخکښې پوهه دے او زمونږه پراونشل انسپکشن ټیم، د هغوی سره ما وعده کړې وه، هغه سټوډنټانو تر هغې پورې هړتال نه ختمولو چې ما ورته اووئیل چې زه درسره وعده کوم د صوبائی حکومت په Behalfباندې چې ستاسو د دې خلاف به بالکل انکوائری کیږی، پراونشل انسپکشن ټیم به راځی او دا سړے به Suspend کیږی، په هغې باندې هغوی خپل هړتال ختم کړے دے، ان شاء الله زمونږه دا امید دے چې یره د صوبې د طرف نه تاسو او زمونږه صوبائی حکومت په دې باندې

ایکشن واخلی او دا کوم کسان چې تاسو ثنګه وایئی د هغې بالکل تسلی اوکړئ. مهربانی.

جناب سپیکر: یعنی کہ یہ بات ہو گئی کہ ادارے سیاست کریں گے اور پبلک کو بس Suffer کرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ جی ملک لیاقت!

جناب لیاقت علی (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے بہبود آبادی): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، یہ معاملہ سارے لوگوں نے اٹھایا ہے، ملاکنڈ یونیورسٹی کااور ہر ایک اس بات کو سمجھ گیا ہے کہ یہ ظلم کی انتہاء ہو گئی ہے۔ اس یونیورسٹی میں لوگوں نے اپنی من مانیاں اس لئے شروع کردی ہیں کہ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کے ساتھ بھی پرائمری سکول کے شاگردوں کی طرح رویہ اختیار کرتے ہیں، یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس اور پرائمری سکول کے سٹوڈنٹس میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے، وہ Mature لوگ ہوتے ہیں، وہ بات سمجھتے ہیں، یہ تو یونیورسٹی کے بچوں کے لئے بھی ڈنڈا اٹھاتے ہیں، ہمیں پچھلے سال بھی یہ مسئلہ آیا تھا، میں خود گیا ہوں، وی سی صاحب اور ساروں کے ساتھ میں نے مسئلہ بہت عقلمندی اور بہت سوچ سمجھ اور ساری پارٹیوں سے مل کر بات کی لیکن اس نے پھر بھی انکار کیا، سٹوڈنٹس کے لئے پانی تک مہیا نہیں کرتے اس یونیورسٹی میں اور لوگ کہتے ہیں کہ ادھر سے ہمیں پائپ ادھر ہاسٹل تک نہیں دیتے ہیں، اس لئے کہ یہ لوگ تکلیف میں ہوں اور وہ لوگ سٹوڈنٹس کہتے تھے کہ بارش ہوتی ہے تو ہم بارش کے ٹائم میں ادھر سے پانی بھر کے لے کر آتے ہیں، ہمارے سارے کپڑے بھیگ جاتے ہیں اور اس وی سی صاحب اور سارے عملے کو میں نے کہا کہ خدا کے لئے یہ بچے ہیں، یہ آپ لوگوں کے بچے ہیں، استاد تو روحانی والد ہوتا ہے، ان لوگوں نے کوئی رحم ان بچوں کے اوپر نہیں کیا، ادھر پھر لپڑا بھی ہوا، Daily basis پہ مسئلے ہوں گے، یہ یونیورسٹیاں ہم نے اپنے بچوں کے لئے بنائی ہیں، ان کو بھی ہم ایسا نہیں کرتے کہ وہ من مانیاں کریں اور سٹوڈنٹس بھی اپنے حق سے تجاوز کریں لیکن یہ اساتذہ بھی اپنے ان شاگردوں کے اوپر اتنا ظلم نہ کریں تاکہ اس کا دل بھر جائے اور ادھر یونیورسٹی کو چھوڑ جائے اور اس کے علاوہ سر، میں نے آپ کو ایک چٹھی بھی لکھی ہے، میرے حلقے میں سپیکر صاحب! میں آپ سے آج ایک رولنگ مانگتا ہوں، میرے علاقے میں----

جناب سپیکر: اس کو اس طرح ہے ناں ایک موضوع، ہم موضوع کے ساتھ موضوع Attach کریں گے، بات گڈ مڈ ہوجائے گی، اس کو Settle کریں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے بہبود آبادی: آج ہی مجھے اس پہ ٹائم دیناہے کیونکہ میرے علاقے میں دوبارہ بدامنی شروع ہونے والی ہے اور میں اپنے علاقے میں دوبارہ کسی کو گھر بار چھوڑ کر باہر جانے پہ مجبور جو کررہے ہیں، اس کو میں بالکل ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ (تالیاں) مجھے ادھر آپ لوگ Surety دو گے (تالیاں) یا میرے حلقے میں ہم رہیں گے یا ان اداروں کو ہم چھوڑیں گے، ہم دوسرے ملک جائیں گے لیکن آج آپ نے یہ Surety دینی ہے۔ میرا امام نہیں بچا، میرا ڈاکٹر نہیں بچا، میرا استاد نہیں بچا، میرے عوام اور لیڈر نہیں بچا، میں خود اس دہشتگردی کا شکار ہو گیا ہوں، کب تک ہم یہ جنازے اٹھائیں گے، کب تک ہم اپنی بہنوں کو بیوہ دیکھیں گے، کب تک ہم اپنی ماؤں کو دیکھیں گے کہ وہ روئیں گی اپنے بچوں کے لئے؟ یہ داستان ابھی ختم کریں۔ سر، میں ابھی آج آپ کی رولنگ مانگتا ہوں کہ آئی جی صاحب سے بھی پوچھیں کہ یہ آگ، یہ صرف میدان میں بدامنی کیوں ہے اور کور کمانڈر سے بھی کوئی پوچھے، اس کے ساتھ ہزاروں ایجنسیاں ہیں جو صرف ہمارے پکڑنے کے لئے ہیں، جو صرف ہمیں اذیت دینے کے لئے ہیں۔ (تالیاں) یہ مجھے اسمبلی سے Surety ملنی چاہیئے کہ یہ ادارے اپنا کام کریں گے، اگر یہ نہیں کرسکتے، میں پھر بھی اس سے بھیک نہیں مانگتا ہوں، یہ لوگ چھٹی کریں، باہر نکلیں، اگر چور آیا، ڈاکو آیا، دہشتگرد آیا تو میں ذمہ دار ہوں لیکن یہ لوگ نکلیں، اگر یہ لوگ ہیں تو ان کی ذمہ داری ہے۔ میرے مولانا کے گھر، میں کسی فرقے کے ساتھ نہیں ہوں، میرے علاقے میں ایک مولانا ہے، ایک بہت زیادہ محترم انسان ہے، اس کے گھر پہ لوگ آئے ہیں، دہشتگرد اس کے گھر کی چھت سے اس کے اوپر فائر کیا ہے، ایک کو شہید کیا ہے، دوسرا زخمی ہے لیکن یہ ایک پہلا عالم نہیں ہے، ہمارے استاد، ہمارے ڈاکٹر ز، ہمارے عوام، ہمارے سیاسی لوگ، کسی کو بھی امن نہیں ہے، اگر امن نہیں ہے تو ادھر ہم بدامنی میں اور نہیں رہتے، نامعلوم بندے کی ایف آئی آر ہم نہیں مانتے ہیں، صرف پولیس نامعلوم بندے کے نام ایف آئی آر کرتے ہیں، (تالیاں) یہ نامعلوم ہمیں معلوم ہے، یہ جو بھی نامعلوم ہے اس کو یہ پولیس نے معلوم کرنا ہے اور اگر نہیں کر سکتے تو یہ لوگ چھوڑیں ہمارے علاقوں کو، ہم خود ذمہ دار ہیں، ہم خود کرسکتے ہیں لیکن یہ Surety آپ نے دینی ہے، کور کمانڈر صاحب کے ادھر لوگ ہیں، ان کو بھی یہ بات پہنچائیں اور آئی جی صاحب کو بھی پہنچائیں، سیکیورٹی اس کی ذمہ داری ہے، اس کی

ذمہ داری ہے، اگر ذمہ داری پوری نہیں کرسکتے میرا صوبہ چھوڑ دیں، میں خود ذمہ دار ہوں۔ اللہ حافظ

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: فضل حکیم خان۔

<u>جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر موسمیاتي تبدیلي، جنگلات و جنگلی حیات)</u>: **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔** جناب سپیکر صاحب، زه شکریه ادا کوم د ټائم راکولو۔ چونکه زه خپله هم د ملاکنډ سره تعلق ساتم نو ډیره د افسوس خبره ده، ما د همایون صاحب خبره هم واؤریده او د لیاقت صاحب خبره مې هم واؤریده، ډیر افسوس دے۔ اولنئ خبره به زه د یونیوسټئ په سټوډنټس باندې راشمه چې سټوډنټان چې دی دا زمونږ بچی دی او د قوم مشران چې په خپلو بچو کښې او د قوم په بچو کښې فرق کوی نو دے چرته هم، اللہ پاک به دے نه معاف کوی ځکه چې همیش د پاره مونږ که جلسه کوؤ، که مونږه ووټ غواړو، مونږ د چا دروازې ته ځو، مونږ وایو چې یره ستا د تحفظ د پاره به مونږه آواز اوچتوؤ، زه به په اسمبلئ کښې آواز اوچتوم، ظالم ته به لاس اچوم، نو هغه ظالم نن مونږه، دوئ وائی انکوائری، انکوائری سره سره دا زما تجویز دے چې په هغې باندې دې چې هغه کور والا چې د چا شک وی، ډائریکټ دې پرې ایف آئی آرکټ شی ځکه چې په مونږ باندې په وزیر ستان کښې ایف آئی آر کټ کیدې شی، په ډی آئی خان کښې کټ کیدې شی چې وزیر ستان تر اوسه پورې مونږه لیدلے نه دے او یو سړے ماشوم، د ګل په شان ماشوم په دولس بجې یا په یوه بجه هغه ټائم ته رااوځی او هغه خپلې مور ته، خپل پلار ته، خپلو خوئندو ته مړ بیائی، نو زه دې په خپل ځان راولمه، نور د چا مثال به نه ورکوم، چې زما سره دا چل اوشی، زما به څه حال وی یا د بل ایم پی اے سره، د ایم این اے سره، د وزیر د اولاد سره اوشی نو د هغوی به څه حال وی؟ نو زما خو دا تجویز دے چې فوراً ایف آئی آر دې پرې کټ کړے شی او د ایف آئی آر نه بعد دې بیا انکوائری کیښودې شی او قانونی کارروائی دې اوشی او ټولې دنیا ته دې اوښودلې شی۔ سیکنډ دا خبره زه د لیاقت خان چې کومه خبره اوکړه، په لیاقت خان باندې چې څه ټائم ډزې اوشوې، زه تلے ومه، ما حالات پخپله لیدلی وو چې څه حالات وو، د کوم پل نه دوئ تلی وو، بیا اسلام آباد ته هم د ده خوا له تلے ومه، زمونږ د ټولو نه اولنئ خبره چې ده دا د امن ده، چې په کوم ملک کښې، په کومه ضلع کښې، په کومه صوبه کښې امن نه

وی هغه ترقی نه شی کولې، دا صوبه نه شی خوشحالیدې.
مونږ تکلیفونه تیر کړی دی جناب سپیکر صاحب، د 2006-07 داستان که زه تاسو ته وایم، په هغې به ډیر ټائم لګی، چې کومې دهماکې زه خپله باندې یو جنازه کښې ولاړ وومه، جنازه اوشوه، په هغې کښې دهماکه اوشوه، په هغې کښې څلور پنځوس کسان شهیدان شو، چونتیس کسان پکښې زما د محلې، د کوڅې خوا ته شهیدان شو، نن هغه خلق چې کوم ځوانان دی، د چا لاس او پښه نشته، زمونږ په محله کښې هغه ګرځی، په ډانګورونو باندې ګرځی، نن زمونږ هغه ماشومان چې زه ورته خپله محله کښې ګورم، هغه رالوئې شول، د چوده پنده سال شول، یتیمانان دی. زما هغه خوئندې تر اوسه پورې لا په کورونو کښې ناستې دی، یقین اوکړه دوه دوه زلمی زلمی ځامن د یو پلار د یو کور چې په جنازه کښې لاړ شی، نو په امن کښې مونږ بالکل Compromise نه کوؤ، دا د انصاف حکومت دے او په کوم ملک کښې چې سزا نه وی ته جرم نه شې ختمولے. جناب سپیکر صاحب، د اپوزیشن ورونړه چې کوم دی یا مونږ چې کوم یو دوئ ټول راغلی دی، د دې صوبې امن به غواړی، مونږ سره به دوئ په یو Page وی، مونږه بالکل په امن کښېCompromise نه شو کولے، دا خبرې دې واؤری، کوم پولیسو باندې چې دې بجټ کښې څومره پیسې د ټولو نه زیاتې پولیس ته لاړې، دا ولې لاړې؟ د هغې اولنئ خبره چې دلته دې امن راشی، انصاف دې اوشی. زه نن په حکومت کښې دا خبره کومه، انصاف غواړمه نو یو ګاډئ والا به څه وائی، ریړهې والا به څه وائی؟ جناب سپیکر صاحب، په انصاف کښې Compromise نه کوؤ، نه د غل سره Compromise کوؤ، نه د (بې) انصاف والا سره، نه د ظالم سره کوؤ،د ظالم ګریوان ته به ټهیک ټهاک مرئ ته به ئے لاس اچوؤ، هر څوک چې ظالم وی دا واؤرئ، دا خبره په ایمان که مونږه بیا خلاص شو او دا زمونږه د شریکې صوبه ده، مونږ تکلیفونه لیدلی دی، مونږ سختې لیدلی دی، پکار دا ده چې د هغې نه، د لیاقت خبرې ته ځم چې مونږه خپل مړی اوچتوؤ، پکار ده چې مونږ نن آواز اوچت کړو، او که دا آواز مونږ اوچت نکړو نو سبا به بیا مونږه مړی اوچتوؤ په دې صوبه کښې، هغه شاعر به پیښور ته څه وئېږ؟ وائی:

ے ما درته ټول عمر د ګلونو ښار وئیلے دے
کله مې پیرزو شې په بمونو پیښوره

په پیښور کښې څه حال وو، په سوات کښې څه حال وو، په ملاکنډ کښې څه حال وو؟ جناب سپیکر صاحب، زه شکریه ادا کوم د ټائم ورکولو خو زمونږه د دې صوبې

خلق دا ځومره ممبران چې دی، دا د امن او د ظالم په خلاف په یو Page یو. ډیره مننه، ډیره شکریه جی۔

جناب سپیکر: جناب ارشد ایوب خان، اس کو اس طرح کرتے ہیں جی، دیکھیں، ایک سن لیں، سن لیں تمام معزز اراکین سن لیں۔ ملاکنڈ والے بچے کے واقعے پہ کافی بات ہو چکی ہے، چیزیں کلیئر ہیں، منسٹر ہیلتھ گئے ہوئے ہیں، وہ اپنی بات کر کے منسٹر ایچ ای ڈی سے اور باقی سے بات کر کے ہمیں بتا دیں گے کہ کیا، اس پہ ہم اس بات کو یہاں چھوڑتے ہیں۔ دو چیزیں ہیں، ایک Point out کی ملک لیاقت نے، جو دہشتگردی ان کے علاقے میں ہوئی، آپ سب کے علم میں ہے، ملک لیاقت صاحب خود بھی دہشتگردی کا شکار رہے ہیں، پھر فضل حکیم خان نے بات کی، یہ دوسری بات آ گئی، یہ جو ہے ناں وہ ایک علیٰحدہ ایشو تھا، یہ دوسرا ایشو ہے۔ جناب ارشد ایوب خان!

جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی):شکریہ جناب سپیکر، میں پہلے یہ ملاکنڈ والے ایشو پہ آنا چاہتا ہوں۔ بالکل، آپ نے اس میں درست فیصلہ کیا ہے، یہ پرووسٹ کے خلاف بڑا سخت قسم کا ایکشن ہونا چاہیئے، ہیلتھ منسٹر صاحب بھی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں۔ چلو یونیورسٹی میں جو ہوا غلط ہوا، ہم سارے مانتے ہیں، Condemn کرتے ہیں، اس کے خلاف ایکشن بھی آپ نے Recommend کیا ہے، آگے نکل آئیں۔ بچہ باہر آتا ہے، ایکسیڈنٹ ہوتا ہے، ہاسپیٹل میں لے جاتے ہیں، ہسپتال والے کہتے ہیں ہمارے پاس Bed نہیں ہے، Sir! This is gross negligence، میں تو سمجھتا ہوں پرووسٹ کے خلاف بھی ایکشن ہونا چاہیئے اور جو ڈاکٹر، منسٹر صاحب! معذرت سے، آپ کا جو ڈاکٹر ادھر انچارج تھا، اس کو بھی Suspend کرنا چاہیئے۔ (تالیاں) یہ پچھلے ایک مہینے سے ہم Care taker کا بجٹ پاس کر رہے ہیں، اپنے وہ چھوٹے بجٹ ہم نے پاس کئے ہیں، پھر ہم Main budget کی طرف آئے ہیں، اس کو پاس کیا ہے، اربوں روپے ہیلتھ کی طرف Dedicate ہوئے ہیں، تو اگر یہ Basic جو ایک لائف ہوتی ہے، اس کی Protection اور جو ہسپتالوں میں اس کو وہ Facility ملنی چاہیئے، اگر نہیں ملتی سپیکر صاحب، اس پہ کچھ نہ کچھ ہمیں کرنا پڑے گا، اس کے بغیر ہم چل نہیں سکتے، ایک تو یہ ہو گیا۔ میں دو منٹ آپ کے اور لوں گا، یہ پچھلے بجٹ کے اجلاسوں میں لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے کافی سارے بڑے مثبت سوالات کئے گئے، ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن بھی بولے، اور بھی مختلف پارٹیوں کے جو پارلیمانی ہیڈز ہیں، انہوں نے بھی کافی اچھی باتیں کی ہیں اس میں، لیکن تھوڑا سا میں نے جو Feel

کیا، اس میں Apprehension یہ تھی کہ یہ دو سال پہلے جو لوکل گورنمنٹ کا ہمارا نظام آیا ہے، اس میں ہماری پارٹی کی طرف سے بھی کافی سارا Burden ہمارے پہ ڈالا گیا ہے کہ ان کو اس طرح Empower نہیں کیا گیا، ان کو جو فنانشل سپورٹ دینا تھی وہ نہیں دی گئی، اس میں تھوڑی سی میں Clarification سپیکر صاحب، کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ الیکشنز ہوئے ہمارے لوکل گورنمنٹ کے، سنٹر میں ہماری حکومت تھی، وہ حکومت ہماری جس طرح آپ سب کو خود پتہ ہے کہ No confidence ہوئی، وہ حکومت Remove ہو گئی۔ پراونشل گورنمنٹ کو جس طرح نیٹ ہائیڈل پرافٹ اور Others ہماری جو دوسری فنڈنگ آنا تھی، وہ تقریباًرک گئی، ایک سال ہم رہے، اس طر ح جس طرح ہمیں سپورٹ کرنا چاہیئے تھا لوکل گورنمنٹ نظام کو، ہم نہیں کر سکے، پھر Care taker کا ایک Setup آیا اور بہت لمبا Setup آیا، ہونا تو تین مہینے چاہیئے تھا، 90 دن ہونا چاہیئے تھا، پورا ایک سال وہ Prolong کیا گیا، اس میں بھی بدقسمتی سے ابھی اپوزیشن والے کافی سارے ہمارے بھائی ہم پہ سارا Blame ڈالتے ہیں کہ پی ٹی آئی نے کچھ نہیں کیا، تو میں ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ آپ کو بھی ایک موقع ملا تھا، ایک سال پورا اور وہ Care taker ایسا نظام تھا جس میں ہر پارٹی کے نمائندے، Recommended لوگ ان گورنمنٹس میں بیٹھے ہوئے تھے، Care taker one دیکھ لیں، Care taker two دیکھ لیں، سب میں لوگ بیٹھے تھے مگر بدقسمتی سے اس وقت بھی وہ سپورٹ ان کو نہیں ملی، ہمارے لوکل نمائندے کو جو ملنی چاہیئے تھی۔ جب تین مہینے پہلے مجھے وزارت یہ دی گئی تو مسائل تھے، لوکل گورنمنٹ ایسوسی ایشن نے Strike call کی اور بجا Call کی، انہوں نے بالکل ٹھیک کہا کہ جو سپورٹ ہمیں ملنی چاہیئے تھی، وہSupport financial and otherwise ہمیں نہیں ملی، لہٰذا ہم ہڑتال پہ جاتے ہیں، میں ان کے ساتھ ملا، دو مہینے میری میٹنگز ہوتی رہیں سپیکر صاحب، ویلج کونسلز لیول پہ ہوتی رہیں، تحصیل لیول پہ ہوتی رہیں، پھر ان سے میں نے ریکویسٹ کی، سی ایم صاحب سے میں نے ٹائم لیا، ایک اور Further meeting ہماری ہوئی چیف منسٹر صاحب کے ساتھ اور ان کے ساتھ، اس میں بڑے اہم فیصلے کئے گئے اور مجھے اس بات کا بڑا فخر ہے اور علی امین خان ہمارے سی ایم ہیں، انہوں نے مجھے بھی یہ ہدایت کی کہ ہم ان کو مکمل طور پر سپورٹ کریں گے اپنے لوکل نمائندگان کو، اس میں کچھ ہمارے بڑے اہم فیصلے بھی ہوئے، اسی کی رو میں بجٹ میں بھی پی ایف سی میں بھی Settled

areas میں 24 ارب روپے کی فنڈنگ رکھی گئی For the local نمائندگان اور Merged areas میں چھ ارب روپے کی فنڈنگ رکھی گئی، ابھی ان کو فنڈنگ دینے کا سارا دارومدار اس پہ Base کرتا ہے Availability of funds، تو میں جو میرے آنریبل لیڈر آف اپوزیشن کے بڑے سینیئر ممبر بیٹھے ہوئے ہیں، بڑے تجر بہ کار لوگ ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے میری گزارش ہے کہ آ پ ہماری مدد کریں، فیڈرل گورنمنٹ سے جو ہمارا حق بنتا ہے، ہم وہ Extra پیسے نہیں مانگ رہے، جو حق بنتا ہے وہ تو کم از کم دلوائیں کہ لوکل گورنمنٹ نظام اور نمائندگان کو ہم سپورٹ کر سکیں۔ تو یہ میری طرف سے ایک وضاحت تھی، کافی باتیں ہوتی رہیں تو میں نے سمجھا یہ ضروری ہے، شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Let me check business first.

(Interruption)

جناب سپیکر: تھوڑا سا بزنس کو بھی چلائیں ساتھ ناں۔ اچھا وزیر ایچ ای ڈی بھی تشریف لا چکے ہیں اور وزیر صحت بھی یہاں موجود ہیں۔ ایک تو جناب وزیر محترم، جو پرووسٹ ہے اور چیف پراکٹر ہے، ان کو Immediately suspend کریں، وی سی کے خلاف ایکشن کریں اور میرے آفس کو کس وقت ان کے Suspension orders مل جائیں گے، مجھے یہ Ensure کریں، نمبر ایک۔ اور آپ وزیر صحت صاحب! ملاکنڈ سے بچہ پشاور تک پہنچا، یہ ہمارا ایمان ہے کہ زندگی موت رب کا اختیار ہے مگر اس کے عوامل ہوتے ہیں اور ان عوامل کو بھی دیکھا جاتا ہے۔ ملاکنڈ سے Negligence شروع ہوئی، پشاور تک آ گئی، آپ کے ڈیپارٹمنٹ میں بھی، اگر آپ نے اداروں کو اسی طرح چھوڑنا ہے کہ ادارے اپنی من مانیاں کرتے رہیں اور اس ملک کا میجارٹی بجٹ ادارے لے جاتے رہیں تو پھر بس اسی طرح چھوڑ دیں، عوام Suffer کرتے رہیں، ہم ادھر بیٹھ کر یا ڈیسک بجاتے رہیں یا پھر باتیں کرتے رہیں اس عمل پہ، وہاں سے لے کر یہاں تک جو جو بندہ Responsible ہے، اس کو Immediately آپ بھی Suspendکریں اور اس ہاؤس کو آگاہ کریں اور ہمارے آفس کو اس کا بتائیں Writting میں، کہ آپ نے کیا کیا ہے؟ جی، آپ دونوں حضرات، جناب----

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):تھینک یو جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے موقع دیا۔ سر، یہ جو ملاکنڈ یونیورسٹی کا واقعہ ہے، انتہائی دلخراش اور تقریباً تمام طبقہ فکر کے لوگ اس کے اوپر رنجیدہ ہیں اور ہمیں احساس ہے۔ جب یہ واقعہ ہوا تو Initially اسی ٹائم میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کو کہا کہ اس کے متعلق رپورٹ دیں اور Next

day ہمیں وائس چانسلر صاحب کی طرف سے رپورٹ ملی جو کہ حوصلہ افزا نہیں تھی اور میں نے اسی وقت اس کو Reject کیا اور میں نے سیکرٹری صاحب کو کہا کہ اس کے اندر انکوائری بٹھائیں، انکوائری جو ہے وہ ہم نے بٹھائی ہے، ایڈیشنل سیکرٹری جاوید اقبال صاحب اور ڈپٹی سیکرٹری محسن حبیب صاحب اس کے ممبرز ہیں اور وہ کل تک، کل تک یہاں پہ انکوائری رپورٹ جمع ہو جائے گی، جو انکوائری رپورٹ ہے سر، وہ بھی سامنے آجائے گی ان شاء اللہ۔ دوسرا سر، جو آپ نے رولنگ دی ہے تو As per Khyber Pakhtunkhwa Universities Act, 2012, amended in 2016، اس کے مطابق سر، اگر پرووسٹ اور چیف پراکٹر کو ہم Terminate کرتے ہیں تو اس کے لئے جو طریقہ کار ہے وہ یہ ہے کہ وہ سنڈیکیٹ میں جائے گا اور----

<u>جناب سپیکر</u>: Suspend کرنے کا کہا گیا، Terminate کرنے کا نہیں کہا گیا۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>:Suspend بھی، وہ اختیار بھی سنڈیکیٹ کے پاس ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو سنڈیکیٹ کی میٹنگ----

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: سنیں سر، سنڈیکیٹ کی میٹنگ بلائیں۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>:سر! فوراً بلائیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>:آج بلائیں، یہ کیا ہے؟

(تالیاں)

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: سر! ہم سنڈیکیٹ ----

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، اگر ہم نہیں جائیں گے، ہم نہیں، پریکٹیکل اس پہ نہیں جانا چاہتے، ہم انہی اداروں پہ چھوڑنا چاہتے ہیں، اس اسمبلی کے ایکٹ کے نیچے یونیورسٹیاں بنی ہیں۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>:ٹھیک ہے سر۔

<u>جناب سپیکر</u>:یہ لوگوں کے پیچھے سفارشیں کرتے پھرتے ہیں سارا دن کہ مجھے وی سی لگا دو اور مجھے فلاں لگا دو اور مجھے فلاں لگا دو، دیکھیں، یہ اسی ہاؤس کے تحت ہیں، اس ہاؤس کو اپنی Domination کو برقرار رکھنے کے لئے کڑوے گھونٹ بھرنے پڑیں گے۔

(تالیاں)

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>:ٹھیک ہے سر۔ Sir! Rest assured میں ہاؤس کو بھی یہ ایشورنس دیتا ہوں سر، آپ کو بھی، چیئر کو بھی کہ جو بھی

Involve ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے قلم میں جتنا بھی زور ہو گا، ہم اس کو استعمال کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور ان کو چھوڑیں گے نہیں۔

جناب سپیکر: وزیر محترم! میں آپ سے بڑی توقعات رکھتا ہوں، آپ Young ہیں، Dynamic ہیں، اس صوبے کی بہت زبردست لیڈرشپ ہے آپ میں، ان بندوں کو جیسے بھی Suspend کرنا ہے، سنڈیکیٹ، یہ دیکھیں یہ Play شروع ہوجائے گا، Play میں نہیں جانا ہے، سنڈیکیٹ کے بندوں کو کہیں کہ آج رات میٹنگ کریں، کل صبح میٹنگ کریں، ان کو Suspend کرکے آپ کو بھیجیں، آپ ہمارے دفتر کو بھیجیں اور وزیر صحت صاحب! آپ بھی سر، اس پہ یہ بات End ہو گئی۔

Thank you, thank you very much.

Mr. Mina Khan (Minister for Higher Education): Okay Sir, okay Sir, thank you Sir.

(Interruption)

جناب سپیکر:آپ کے دل کا بوجھ ملک لیاقت بعد میں اتاریں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his call attention notice No.18, in the House.

جناب احمد کنڈی: سر! میں وزیر پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 2015 میں صوبائی حکومت نے صوبے کے مختلف اضلاع میں محکمہ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے تحت سرکاری منصوبوں کی Mapping, monitoring اور شفافیت کے لئے GIS Project کا اجراء کیا تجرباتی بنیاد پر، آٹھ اضلاع میں کامیاب تجربے اور شاندار کارکردگی کے بعد اس پراجیکٹ کو پی اینڈ ڈی نے قریبی مطابقت کی بنیاد پر منتقل کر کے ایک Centralized Integrated GIS Systemقائم کیا جو سرکاری منصوبوں کی مستقل بنیادوں پر منصوبہ بندی، نقشہ سازی، اے ڈی پی سکیموں کی مانیٹرنگ اور سرکاری املاک کی Geo-tagging میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس پراجیکٹ کے تحت صوبے کے تمام اضلاع میں قائم GIS cells ڈپٹی کمشنرز صاحبان کی بھر پور معاونت کر رہے ہیں۔ اس منصوبے کے تحت صوبے بھر میں 53 ملازمین خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ پراجیکٹ پی سی ون کے مطابق اگر پراجیکٹ اپنے اہداف کامیابی سے حاصل کررہا ہے تو حکومت اس پراجیکٹ میں تعینات ملازمین کو مستقل کرے۔ پراجیکٹ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے گزشتہ نو (9)سالوں سے حکومت اس پراجیکٹ کو ہر سال توسیع دے رہی ہے، اس

لئے اس پراجیکٹ میں تعینات ملازمین کو حسب وعدہ مستقل کیا جائے تاکہ وہ یکسوئی سے اپنی پیشہ ورانہ خدمات جاری رکھ سکیں۔

میں صرف دو منٹ لوں گا سپیکر صاحب، Geographical Information System کے تحت یہ لوگ تعینات ہوئے تھے پلاننگ میں، اور انہوں نے بڑا بہترین کام کیا ہے، ٹوٹل 53 لوگ ہیں اور کافی کوالیفائیڈ لوگ ہیں، ان میں پی ایچ ڈی ہیں، ماسٹر ڈگری ہولڈرز ہیں اور ہر ضلع میں ان کا ایک نمائندہ بیٹھا ہواہے اور الحمد للہ جس طرح ہم کہتے ہیں، ڈیجیٹل خیبر پختونخوا کی آپ بات کرتے ہیں تو اس کے لئے بھی یہ لوگ جو ہیں Permanent بنیادوں پہ اگر ہم رکھیں گے تو میرے خیال میں یہ سکون کے ساتھ کام بھی کرسکیں گے اور Deliver بھی کرسکیں گے اور ہر ضلع میں ان کا نمائندہ بیٹھا ہے اور آپ اپنے حلقے کی تمام چیزیں جتنی بھی ہیں، اے ڈی پی سکیمز ہیں، چاہے بی ایچ یوز ہیں، چاہے سکولز ہیں، وہ آپ Geo-tagging کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں اور انہوں نے ایک بہترین کام AIP Program میں یہ کیا، AIP Program جو تھا وہ صرف ایکس فاٹا یا Merged area کے لئے تھا لیکن کچھ Political maneuvering کی وجہ سے Settled area سے کچھ روڈز گزارے گئے اور اس پہ لگائے گئے اور انہوں نے Geo-tagging کر کے وہ بیس کلومیٹر روڈ جو تھا، بنوں سے گزر رہا تھا، وہ انہوں نے اس کو Trace out کیا اور اے ڈی پی سے اس کو نکالا، تو ان کے Annual جو ٹوٹل اخراجات ہیں وہ پچاس ملین تک پڑتے ہیں، تو میری گزارش یہ ہے اوریہ میں سارے ہاؤس کو گزارش کرتا ہوں کہ یہ اپنے جا کر ڈپٹی کمشنرز کے آفس میں وہاں پہ GIS کا سٹاف بیٹھا ہوا ہے، آپ ایک دس منٹ ان کو ضرور جاکر دیکھیں اور مجھے یقین ہے کہ آپ اس Calling attention notice کو سپورٹ کریں گے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ Respond کرتے ہیں جناب لاء منسٹر؟

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون و خزانہ):</u> بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جی جناب سپیکر۔ بالکل جناب سپیکر، یہ GIS System جو کہ Basically Establishment کے Underنہیں ہے، یہ پی اینڈ ڈی میں ان کا ہے، یہ سب پی اینڈ ڈی Deal کرتا ہے، پراجیکٹ ڈائریکٹر ہے ان کا، اور جناب سپیکر، جس طرح سے بات کی گئی، ان کا مینڈیٹ ہی یہی ہے کہ Geo-tagging System کے Base پہ مختلف ڈیویلپمنٹل سکیمز اور مختلف ڈیپارٹمنٹس کے Under جتنی بھی Facilities ہیں، چاہے وہ Health facilities ہوں یا Educational facilities یا تمام جتنی بھی

Through کریں Locate ہوں تو ان کو Developmental facilities
Available جو کہ One click پہ پی اینڈ ڈی کے ساتھ Tagging System
ہو۔ جناب سپیکر! اس پراجیکٹ کا Main purpose ہی یہی تھا کہ
Duplication اور Overlapping کو Avoid کیا جائے، اس کا قلع قمع کیا
جائے، جو کہ بہترین پراجیکٹ ہے اور میرا خیال ہے کہ کنڈی صاحب
اس بات کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں کہ ریگولرائزیشن یا تو
Through Act of the Assembly, Act of the Parliament ہوتا ہے یا
Through court judgment ہوتا ہے اور Through court judgment ایک
Procedure ہے، ڈیپارٹمنٹ اس کو Contest کرتا ہے سپریم کورٹ تک
اور اس کے علاوہ Through Act of Parliament یہ Already ہمارے بہت
سے ایمپلائز ہوئے ہیں جن کی میں سمجھتا ہوں Financial implications
بھی بہت زیادہ ہیں، 2018 میں جس میں ہزاروں پراجیکٹ ایمپلائز
ریگولرائزڈ ہوئے تھے جو کہ اصل میں جناب سپیکر، ان کی جو
Condition ہے وہ Perpetual nature کی نہیں ہے اس پراجیکٹ کی، یہ
ابھی تک ADP Mode پہ چل رہا ہے اور Every three years اس کا
ADP Mode renew ہوتا ہے، تو اگر پارلیمنٹ چاہتی ہے تو ان کو
Through Act of Parliament regularize کرسکتی ہے جس طرح میں نے
بات کی کہ 2018 میں بھی تقریباً ہزاروں اس طرح کے پراجیکٹ ایمپلائز
ریگولرائز ہوئے ہیں جو Perpetual nature کے تھے اور 2021 میں بھی
اور 2022 میں بھی جن میں زیادہ تر Merged districts کے تھے، 2018
نہیں، سوری 2021 اور 2022 میں Merged districts کے زیادہ تر
ایمپلائز تھے، تو جناب سپیکر، ان شاء اللہ کیبنٹ میں اس بات کو اٹھائیں
گے اور اگر پارلیمنٹ چاہتی ہے تو یہاں سے بھی Through Act of
Parliament کرسکتی ہے اور میں خود بھی اس کے حق میں ہوں کہ
پچھلے 2015 سے یہ پراجیکٹ جاری ہے اور جس طرح کی بات کی
گئی، یہ بہت Fruitful ایک پراجیکٹ ہے جس کی مدد سے میرے خیال
میں بہت زیادہ ہمارے National exchequer کا جو پیسے کا ضیاع تھا،
Duplication تھی، Overlapping تھی کافی پراجیکٹس میں، تو ڈیپارٹمنٹ
کے لئے بھی آسانی ہوئی اور ہمارے خزانے کا ضیاع جو کافی جگہوں
پہ ہورہا تھا، Misuse ہورہا تھا تو وہ بھی کافی حد تک کنٹرول ہوا۔ جناب
سپیکر، Financial implications تو ہیں لیکن اس میں اتنے ایمپلائز نہیں
ہیں، تقریباً ٹوٹل 53 ملازمین ہیں تو چیف منسٹر صاحب سے اس پہ رائے

لیں گے ان شاء اللہ اور آگے جس طرح کہ آپ حکم کرتے ہیں۔ Thank you so much, ji.

Mr. Speaker: Thank you ji. Mr. Muhammad Yameen, MPA, to please move his call attention, in the House.

جناب محمد یامین: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ انتظامیہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ محکمہ انتظامیہ کے افسران نے ملی بھگت سے نگران دور حکومت میں بغیر اہلیت کے غیر قانونی سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کی گئی اور باوثوق ذرائع سے معلوم ہو اہے کہ سنیارٹی لسٹ کی پرواہ کئے بغیر چار پانچ لاکھ روپے کی غرض سے الاٹمنٹ کی گئی ہے جبکہ پہلے سے سکین شدہ سابق افسروں کے جعلی دستخطوں پر بھی سرکاری مکانات کو میرٹ کے بغیر Exchange کردیا گیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ بہتی گنگا سے فائدہ اٹھاتے ہوئے 2029 میں ریٹائرڈ ہونے والے افسروں کے سرکاری گھروں کی، بنگلوں کی ایڈوانس الاٹمنٹ کی گئی ہے، اس مسئلے کو فوری طور حل کیا جائے اور اس مسئلے کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

جناب سپیکر، زہ یو اہم مسئلہ ستاسو مخې تہ راوړم ننئی۔ جناب سپیکر، پہ PK-12 کښې پہ یونین کونسل پاشتہ اخګرام کښې-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، وہ دوبارہ بات کرلیں، پہلے اس پہ Respond کرلیں تو ہم Focus رہیں گے۔

جناب محمد یامین: ٹھیک ہے سر، تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: بس یہ کال اٹینشن ہے ناں، اس پہ ڈیبیٹ نہیں کرسکتے۔ منسٹر صاحب اگر Respond کرنا چاہیں تو، ڈیبیٹ کے لئے ابھی آگے ٹائم آئے گا، پھر کمیٹیوں کو بھی میں بھیجوں گا، سب کچھ کروں گا۔

وزیر قانون و خزانہ: جی جی، جناب سپیکر، یہ ہمارے دل کی بات کی ہے، ابھی تک ہمیں بھی ہاؤسز وغیرہ الاٹ نہیں ہوئے ہیں حالانکہ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ کیبنٹ ممبر ہے، ابھی بھی ہم کرائے کی جگہوں میں رہ رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اس میں اس طرح ہے کہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں Already-----

جناب سپیکر: آپ کی بات سے، آپ گورنمنٹ ہیں، میں یہ پبلک کے لئے یہ بات کر رہا ہوں، آپ گورنمنٹ ہیں اور آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ انہوں نے ہمارے دل کی بات کی ہے، یعنی ادارے اس لیول پہ چلے گئے ہیں

کہ گورنمنٹ مجبور ہے، (تالیاں) پبلک آپ سے توقع رکھتی ہے جناب وزیر محترم! پبلک توقع رکھتی ہے، ہمیں روش کو بدلنا ہو گا۔

وزیر قانون و خزانہ: جناب سپیکر! جس طرح کہ پی ڈی ایم کی حکومت تھی اٹھارہ مہینے اور اس کے بعد Care taker غیر قانونی ناجائز طور پر چلی ہے تیرہ مہینے، جس کا مینڈیٹ ہی نہیں تھا، تو جناب سپیکر، کافی جو ہماری ریفارمز تھیں ہماری حکومتوں کی، پچھلی حکومتوں کی بھی، ان کو بلڈوز کیا گیا۔ اسی طرح ایڈمنسٹریشن کی طرف سے بھی'کیئر ٹیکر' دور میں جناب سپیکر، کافی چیزیں جو اس طرح کے گھر الاٹ کئے گئے ہیں یا گاڑیوں کی مد میں بھی کافی Misuses کئے گئے تو اس حوالے سے ایڈمنسٹریشن نے ہماری حکومت آتے ہی ایک سمری موو کی ہے چیف منسٹر صاحب کے لئے جو کہ ابھی تک Approval کے لئے پڑی ہے، ابھی Approve نہیں ہوئی جناب سپیکر، جس کی رو سے انہوں نے یہ جتنا بھی پراسیس ہوا ہے، اس میں Scrutiny کے لئے استدعا کی ہے کہ ہم اس کو Scrutinize کریں اور جو Responsible ہیں، Responsibility fix کریں، تو جناب سپیکر! ان شاء اللہ میرے خیال میں یہ سمری جب Approve ہوتی ہے چیف منسٹر صاحب سے، تو میرے خیال میں اس میں Fruitful inquiry اور Scrutiny کا پراسیس ان شاء اللہ شروع ہو گا اور میری یہ استدعا ہے کہ یہ اگلے سیشن تک، آپ اگلی Sitting تک اس کو Postpone کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، سی ایم صاحب بھی تشریف لائیں گے، میں یہ باتیں ان کے آگے رکھوں گا----

(مداخلت)

جناب سپیکر: طفیل انجم صاحب! میں ایک بزنس لے لوں اپنا، ہاؤس کا بزنس لے لوں۔

The call attention notice by Mr. Muhammad Yamin, MPA stands pending till the next sitting.

(Interruption)

جناب سپیکر: Statement آ گئی ہے تو پھر پینڈنگ کا نہ بولیں ناں جی، آپ خود بولتے ہیں پینڈنگ کر دیں تو میں تو پینڈنگ کر دوں گا، آپ کی Statement آ گئی ہے، میرا خیال ہے ٹھیک ہے۔

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا انضباط، قواعد و ضوابط مجریہ 1988 میں ترامیم پیش کرنے کے لئے اجازت کا طلب کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Ikram Ullah, MPA, to please move the motion for grant of leave for the proposed amendment. Mr. Ikram Ullah, MPA, please.

Mr. Ikram Ullah: Thank you Janab Speaker, I wish to move that leave may be granted to move the proposed amendment in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to move the amendment in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Ikram Ullah, to please move for suspension of rule 248 under rule 240. Mr. Ikram Ullah, MPA, please.

Mr. Ikram Ullah: I wish to move that rule 248 under rule 240 may be suspended and allow passing of the proposed amendment, as moved in the House.

Mr. Speaker: The motion moved, now the question is: that rule 248 may be suspended under rule 240? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended.

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا قواعد و انضباط و طریقہ کار مجریہ 1988 میں ترامیم کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Ikram Ullah, MPA, to please move amendment in rule 159, in sub rule (1). Mr. Ikramullah, MPA, please.

Mr. Ikram Ullah: I wish to move that in rule 159, in sub rule (1), for the word "nine", the word "thirteen", may be substituted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the rule. Mr. Ikram Ullah, MPA, to please move his amendment in rule172. Mr. Ikramullah, MPA, please.

Mr. Ikram Ullah: I wish to move that in rule 172, for the words “three and four”, the words “five and six”, may be substituted.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment stands part of the rule.

قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ پر عملدرآمد سے متعلق پہلی ششماہی رپورٹ (جولائی تا دسمبر 2021)کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: The honorable Minister for Finance, to please lay the the Report on First Biannual Monitoring on Implementation of NFC Award (July to December, 2021), in the House. The honorable Minister for Finance, please.
Mr. Aftab Alam Afridi (Minsiter Law & Finance): Thank you Mr. Speaker. I wish to lay the Report on First Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award (July to December, 2021), in the House.
Mr. Speaker: It stands laid.
بعد میں کسی دن کر لیں گے، خیر ہے Fix کر لیں گے، ابھی نہیں بعد میں کر لیں گے، آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی ہم کسی بات کو ایسے نہیں جانے دیں گے، آپ بے فکر رہیں۔ قراردادیں ہیں ناں۔ مسٹر سجاد اللہ، آپ Rule suspend کرا لیں پہلے، تو مسٹر سجاد اللہ کا مائیک On کر دیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Sajad Ullah: Thank you, Mr. Speaker. I wish to move that rule 124 under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, may be suspended and I may be allowed to move the resolution, in the House.
Mr. Speaker: The motion before the House is that rule124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The rule is suspended.

قراردادیں

Mr. Speaker: Mr. Sajjad Ullah, to please move his resolution, in the House.

جناب سجاد اللہ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ہر گاہ بجٹ اجلاس شروع ہے لیکن مانسہرہ میں ایک حساس اور افسوسناک واقعہ رونما ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ کل مورخہ 2 جون 2024 کی رات تقریباً نو بجے کے قریب ہمارے معزز ایوان کے منتخب ممبر ریاض خان کی گاڑی پر مانسہرہ ٹاؤن شپ میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے قاتلانہ حملہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے معزز ممبر قاتلانہ حملے میں محفوظ رہے۔ جناب سپیکر صاحب، صوبے میں شر پسند عناصر آئے روز اس طرح کے اقدامات سے ماحول کو خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے اور ذہنی کوفت و اذیت کا شکار ہیں، لہٰذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ایسے عناصر کے خلاف سخت سے سخت ایکشن لیا جائے، نیز ریاض خان پر حملہ کرنے والے کو گرفتار کر کے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے اور انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ آئندہ ایسے واقعات رونما نہ ہو سکیں اور یہ ایوان ان شر پسند عناصر کے ان اقدامات کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

اچھا، یہ کل واقعہ ہوا ہے مانسہرہ میں، ٹاؤن شپ میں اور میں اس وقت تقریباً ادھر پشاور کے قریب تھا، پھر سجاد اللہ خان میری بات ہوئی، ڈی پی او سے بھی، آر پی او ہزارہ سے بھی، پولیس اس پہ بالکل قریب پہنچ چکی ہے، کچھ بندے انہوں نے رات کو ہی Arrest کر لئے تھے انفارمیشن پہ، ڈی پی او کولئی پالس اور یہ سارے لوگ جوائنٹ کام کر رہے ہیں اور امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ آج رات تک یا کل صبح تک ساری صورتحال سامنے آئے گی۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ نے ریاض کو زندگی دی اور وہ محفوظ رہا۔ اگر آپ گاڑی دیکھیں، اس کے فوٹو دیکھیں تو بچنے کے کوئی امکانات اس میں نہیں تھے۔

Mr. Ikramullah, MPA, to please move his resolution in the House.

جناب اکرام اللہ: شکریہ جناب سپیکر، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری فاؤنڈیشن کے اساتذہ کئی سالوں سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہے۔ گزشتہ تین ماہ سے ان کی تنخواہ ہیں بند ہیں اور 2023 میں تنخواہوں میں اضافہ بھی ابھی تک ان کو نہیں ملا، مزید یہ کہ اکیس ہزار تنخواہ میں سے بلڈنگ کا کرایہ اور ٹرانسپورٹیشن کے اخراجات بھی ادا کرنا پڑتے ہیں جبکہ مزدور کی کم سے کم اجرت بھی چھتیس ہزار تجویز کی گئی ہے، اس لئے یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ دیگر تمام ملازمین کی طرح ان اساتذہ کو ابھی مستقل کر کے ان کی تنخواہ میں فی الفور اضافہ کیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

وزیر تعلیم یہاں موجود ہیں، آنریبل منسٹر صاحب!ذرا توجہ چاہیئے۔ یہ بچیاں مجھ سے بھی ملیں، مانسہرہ میں بھی ملیں، آج یہاں بھی آئیں۔ اس دور میں اکیس ہزار روپے پہ آپ کے صوبے میں Minimum wages thirty two thousand (32000) تھی پہلے، اب Increase ہوئی، اس کا Notification ابھی نہیں ہوا، میں اس کی بات کر رہا ہوں جو Already notified ہے۔ آپ نے ایک پراجیکٹ شروع کیا، آپ ان بچیوں کی حالت دیکھیں، کل بھی میرا دل بہت دکھا، میں نے ان کو کہا کہ آپ آئیں میں آپ کو، آج میں نے ان کے ایم ڈی صاحب بھی بلائے تھے، پھر ایم ڈی صاحب نے پوری یہاں تفصیل بیان کی، ان بچیوں کے ساتھ بھی بیٹھیں کہ جی ہمیں فنانس ڈیپارٹمنٹ پیسے نہیں دے رہا، جب ہمیں فنانس ڈیپارٹمنٹ پیسے نہیں دے گا تو ہم ان کو کیسے Pay کریں گے؟ اب یہ سینکڑوں کے حساب سے ہماری بچیاں ہیں، شادی شدہ ہیں، اکیس ہزار روپے، اس اکیس ہزار روپے میں یہ بلڈنگ کا کرایہ بھی دیتی ہیں اور ٹرانسپورٹیشن کے چارجز بھی دیتی ہیں اور اس اکیس ہزار روپے میں یہ اپنی زندگی بسر کر رہیں ہیں اور بچوں کو ایجوکیشن دے رہی ہیں، یہ بڑا Alarming ہے جی، Inhumane ہے، آپ ماشاء اللہ ایک زبردست قسم کے آپ وزیر ہیں، آپ سے ہماری بڑی توقعات وابستہ ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اس Matter کو

Take-up کریں گے Priority پہ اور میں مشکور ہوں اس معزز ممبر کا کہ اس نے یہ ایوان میں لایا ہے اور اس کو ضرور Address کریں جی۔ ان بچیوں کے سابقہ بقایاجات دیں اور ان کی تنخواہوں کو Update کریں، کم از کم Minimum wages کے ساتھ اس کو لے آئیں۔

(تالیاں)

جناب فیصل خان (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): ٹھیک ہے سپیکر صاحب، میں دیکھ لوں گا جی، اس کو میں فاؤنڈیشن جو ہمارا ایم ڈی ہے، ان کے ساتھ I will take it up ان شاء اللہ۔

Mr. Speaker: Thank you.

Minister for Elementary & Secondary Education: Thank you.

Mr. Speaker: Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move her joint resolution, in the House.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، یہ جوائنٹ ریزولیوشن ہے، اعجاز محمد صاحب بھی ہے اور عاصمہ عالم بھی ہے۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبے کے اندر تمام کمرشل پلازوں کے اندر خواتین کے لئے نماز اور وضو کے لئے جگہ مختص کرے۔ تمام عوامی جگہوں، بازاروں کے اندر کمرشل پلازوں کا ڈیٹا جمع کر کے ان کے مالکان کو پابند کیا جائے کہ نماز اور وضو کا باقاعدہ انتظام موجود ہو تاکہ خواتین کی فرض نمازیں قضاء نہ ہوں۔ تھینک یو جناب۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب وزیر بلدیات! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ ہماری مائیں، بہنیں، بچیاں جب شاپنگ کے لئے بازاروں میں جاتی ہیں تو It takes time، ان کو وقت لگتا ہے، وہاں پہ ان کو ضرورت ہوتی ہے کہ وہ واش روم Attend کریں۔ اب کیونکہ تمام بلڈنگ کنٹرول جو ہے وہ ٹی ایم ایز کے پاس ہے یا دوسرے آپ کے ڈیپارٹمنٹس کے پاس ہے تو اس پہ آپ کوئی ایسا ایکشن کریں، ان کو ڈائریکٹ کریں کہ تمام جو پلازوں کے مالکان ہیں، ان کو پابند کیا جائے کہ خواتین کے لئے علیٰحدہ سے جگہیں مختص کی جائیں، تھینک یو جی۔

(تالیاں)

جناب ارشد ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): شکریہ جناب سپیکر، آنریبل ممبر نے بڑی اچھی طرح بات کی ہے، میں Totally agree کرتا ہوں ان سے کہ واش روم کی Facility ہونی چاہیئے اور میں تو سمجھتا ہوں کہ نماز پڑھنے کے لئے بھی کوئی Facility ہونی چاہیئے ان کمرشل پلازوں میں خواتین کے لئے، ان شاء اللہ یہ ہم کروائیں گے جی، میں ان شاء اللہ Ensure کراتا ہوں آپ کو۔

Mr. Speaker: Thank you, Sir. Arbab Muhammad Usman Khan, MPA, to please move his resolution, in the House.

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ ایک دو Pre-pointsسر، کہ بہت زبردست آپ نے فیصلہ دیا ہے، ہیلتھ کا جو ایشو ہے اور میں اس پہ زیادہ نہیں جانا چاہتا ہوں لیکن یہ صرف موسیٰ کا ایشو نہیں تھا، ایک کمیٹی تشکیل دیں Across the board سارے ڈیپارٹمنٹس کے لئے کہ دوبارہ ایسے Incidents نہ ہوں اور یونیورسٹی لیول پہ بڑی حیران کن بات ہے کہ پرائمری لیول کے سٹوڈنٹس جیسے ہم ان کے ساتھ سلوک کر رہے ہیں، تو ایک Rule ہونا چاہیئے کہ Regardless جو بھی Incident ہو، جتنا بھی سیریس ہو، اتھارٹی یا فیکلٹی کے پاس یہ اجازت ان کو نہیں ہونی چاہیئے کہ آپ سٹوڈنٹ کو نکال سکیں اور یہ کوئی چیزیں ہم پروموٹ کریں تو سر، اس پہ بھی کہ دوبارہ Incident نہ ہو اور جو ہمارے ہیلتھ کے ایشوز ایسے آتے ہیں تو Bed ہو یا نہ ہو، (مداخلت) ٹھیک ہے سر، I am coming تو اس میں Allow کریں ہسپتال کی، اس پہ بات کی جائے۔ لوکل باڈیز منسٹر صاحب نے یہ بات کی ہے سر، Briefly کہ ہم آپ کی سپورٹ کے لئے ہیں Whole heartedly لیکن سر، وہی جو پارلیمنٹ نے ایکٹ پاس کیا تھا جس پہ آپ نے اختیارات دیئے تھے، پلیز وہ لوکل باڈیز کو دے دیں، وہ اختیارات ان کے پاس آئیں گے تو پھر ہمارا کام یہ ہو گا As a parliamentarian for legislation، تو آپ انہیں دے دیں، We are on board with you totally اور جو بھی----

Mr. Speaker: Resolution No. 09, Mr. Arbab Muhammad Usman Khan.

Arbab Muhammad Usman Khan: Sir, resolution, briefly Gandhara Corridor.

Whereas it is of the crucial importance for the province of Khyber Pakhtunkhwa that it has enormous potential via Gandhara Culture to attract Buddhists and should have lead informing a conducive environment to attract tourists. Invaluable avenue to tape tourism revenue and made taxation needs.

This House recommends to the government of Khyber Pakhtunkhwa, to establish a setup indigenously in the province to promote Gandhara Culture in the province to attract tourists generate revenue.

اس پہ سر، رمیش کمار صاحب نے فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے کوشش کی ہے کہ گندھارا کوریڈور وہاں پہ بنایا جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ٹورازم ہمارے لئے ایک Invaluable source ہے اور میری ہاؤس سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اگر آپ اس سے Agree کرتے ہیں تو ایک گندھارا بورڈ بنایا جائے۔ آٹھ دس ملک ہیں، جاپان، تھائی لینڈ جن کے پاس کافی Resources بھی ہیں، Purchasing power بھی ہے اور پھر End to end جہاں جو Tourists آتے ہیں تو Let`s form a culture جیسے دہشتگردی کی ملک صاحب نے بات کی تھی کہ ایک میسج بھیجیں کہ ہم پر امن لوگ ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارباب صاحب! آپ نے ریزولیوشنPut کر دی ہے،

Let me put it to the House.

Arbab Muhmmad Usman Khan: Okay, thank you.

Mr. Speaker: Is itthe desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

ہمارے Young Minister بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پہ زاہد چن زیب صاحب، تو میرا خیال ہے وہ اس پہ کام بھی کر رہے ہیں۔ ارباب صاحب! آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہاؤس کے اندر کوئی بات کرتے ہیں تو بے شک آپ زاہد چن زیب صاحب کو دو منٹ کے لئے مائیک دیں۔

جناب زاہد چن زیب (مشیر وزیر اعلیٰ برائے ثقافت، سیاحت و آثار قدیمہ): جناب سپیکر صاحب، ابھی میرے بھائی نے گندھارا پہ بات کی اور انہوں نے کہا کہ یہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ کو دے دیا جائے۔ دراصل اس میں اس طرح ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبہ خود مختار ہے اور یہ صوبے کی ہی خود مختاری میں آتا ہے اور ہم لوگ اس کو بہترین طریقے سے چلا رہے ہیں اور اس کے جتنے بھی ہمارے پاس گندھارا کے Related جتنے بھی ہمارے پاس جو Assets ہیں، وہ موجود ہیں اور اس پہ اگر یہ پھر بھی کچھ بات چیت کرنا چاہتے ہیں تو یہ آئیں، ہمارے

آفس میں بیٹھ جائیں، ہم بیٹھ کر، ڈی جی بھی ہوں گے، سیکرٹری بھی ہوں گے، ہم بھی ہوں گے، ان کے ساتھ ایک باقاعدہ میٹنگ کر لیتے ہیں، اگر اس میں ہمیں بہتر طریقے سے یہ اگر Convinceکر لیتے ہیں تو Well & good، اگر نہ ہوا تو یا ہم ان کو Convince کر لیتے ہیں تو پھر یہ ہمارے ساتھ آ جائیں تو اس سمری کو یہاں بھی پھر ختم کر دیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو جی۔

Mr. Muhammad Riaz Shaheen, MPA, to please move his resolution in the House.

جناب محمد ریاض: شکریہ جناب سپیکر، میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف لانا چاہتا ہوں کہ ضلع کرم کے ایک علاقے سنٹرل کرم پاڑہ چمکنی ایریا میں کچھ لوگ مسلح ہو کر رات کی تاریکی میں آتے ہیں اور علاقے کے لوگوں کا محاصرہ کر کے زبردستی کھانا کھا کر صبح کے وقت علاقے سے نکلتے ہیں جس سے علاقے کے لوگوں میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے، لہذا یہ اسمبلی----

جناب سپیکر:ریزولیوشن ہے۔

جناب محمد ریاض: صوبائی حکومت سے اس بات کی سفارش کرتی ہے کہ ان عناصر کے خلاف سخت کارروائی کر کے لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنائے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her joint resolution, in the House.

محترمہ ثوبیہ شاہد:تھینک یو جناب سپیکر صاحب، چونکہ موجودہ ملاکنڈ ڈویژن آبادی اور علاقے کے لحاظ سے خیبر پختونخوا کا بڑا ڈویژن ہے، یہ نو اضلاع پر مشتمل ہے، خیبر پختونخوا کی کل آبادی کا پچیس فیصد حصہ ملاکنڈ ڈویژن کا ہے اور زمینی رقبہ تینتالیس فیصد ہے۔ملاکنڈ ڈویژن کو بہت سارے چیلنجز درپیش ہیں جیسے سیکیورٹی ہو، حکومتی سہولیات ہوں یا انصاف کی فراہمی وغیرہ ہو، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ خیبر پختونخوا میں لوئر دیر، اپر دیر،

لوئر چترال، اپر چترال اور باجوڑ کو پنچکوڑا کے نام پر ایک علیٰحدہ ڈویژن کا قیام عمل میں لایا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! اس ریزولیوشن میں----

جناب سپیکر: اس پہ کافی آپ اس دن بھی Detailed بات کر چکی ہیں، میرے معزز بھائی بھی سارے بات کر چکے ہیں اس پہ، میرا خیال ہے اس پہ بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ریزولیوشن کو ہاؤس کو Put کرتے ہیں۔ Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Interruption)

جناب سپیکر: اس پہ بعد میں پھر آپ بات کرنا چاہیں گی پھر، ابھی مجھے لینے دیں، ریزولیوشنز لینے دیں تو پھر۔

Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA, to please move his resolution, in the House.

جناب مشتاق احمد غنی: تھینک یو سپیکر صاحب، ریزولیوشن سے پہلے میں آپ کو ایک خوشخبری سنانا چاہتا ہوں کہ آج کا تاریخی دن ہے پاکستان تحریک انصاف کی ہسٹری میں کہ آج اسلام آباد ہائی کورٹ نے ہمارے کپتان عمران خان اور نائب کپتان شاہ محمود قریشی کو، دونوں کو باعزت بری کر دیا (تالیاں) اور سائفر کیس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا، میں سارے ایوان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں----

جناب سپیکر: Sorry یہ جو ہے Onکر دیں، مشتاق غنی صاحب کا یہ بجھ گیا ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: دوبارہ بات کروں؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ آپ کی بات آدھی رہ گئی تھی۔

جناب مشتاق احمد غنی: کیا؟ تو ہو گیا ناں؟-----

(آوازیں/شور)

جناب مشتاق احمد غنی: اب یہ لیاقت، لوگ یہ چاہتے ہیں کہ یہ کوئی نعرہ لگا ئیں، "نہ وہ باغی نہ غدار"۔

آوازیں: قیدی نمبر 804۔

جناب مشاق احمد غنی: "نہ وہ باغی نہ غدار"۔

آوازیں: قیدی نمبر 804۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن پیش کریں جی۔
جناب مشتاق احمد غنی: اب میں ریزولیوشن کی طرف آتا ہوں جی۔ جناب سپیکر، میں ایوان کی توجہ ایک مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ Project ICT Agricultural Transformation Plan کے لئے جو پیسے مبلغ دو ہزار ملین مختص کئے گئے تھے، ان میں ابھی تک جو خرچ ہوئے ہیں، یعنی مبلغ 350 ملین اور پراجیکٹ کے مقاصد پورے کرنے کے لئے بقایا رقم 1650 ملین موجود ہے جبکہ اس سال اس سکیم کو اے ڈی پی سے خارج کر دیا گیا ہے۔ یہ سکیم عمران خان نے شروع کی تھی اور یہ ان کا خواب تھا اور یہ تین دوسرے صوبوں جیسے پنجاب اور سندھ میں بھی تا حال جاری ہے جو کہ کسانوں کے لئے بہت زیادہ فائدہ مند ثابت ہو رہی ہے۔ اس لئے گزارش کی جاتی ہے کہ کسانوں کی بہبود کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سکیم کو Neutral cost extension دے دی جائے اور اسے 2024-25 کے Plan میں شامل کیا جائے تاکہ اس سکیم میں بقایا رقم کو کسانوں کی فصل و پیداوار بڑھانے اور صوبے کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی غرض سے موجودہ فنڈ کو قابل استعمال کیا جاسکے۔ اس سکیم میں اس وقت ترپاسی تجربہ کار پی ایچ ڈیز اور ایم فل سکالرز اور ریسرچرز سے محکمہ زراعت محروم ہو جائے گا۔ تمام انسٹرکٹرز اس کے تمام اہل و عیال کو ان کے روزگارختم ہونے کی وجہ سے بھی کوفت ہو گی، تو میری گزارش ہے کہ اس ریزولیوشن کو پاس کیا جائے اور اس سکیم کو دوبارہ شروع کیا جائے۔
جناب سپیکر: اچھا، جناب مشتاق غنی صاحب بجٹ تو گزر گیا۔
جناب مشتاق احمد غنی: نہیں، اس کے تو پیسے موجود ہیں تو اسی کو آئندہ سپلیمنٹری میں بھی آپ لے جا سکتے ہیں، اگر اس کی Approval دے دی جائے تو آگے Move ہو سکتی ہے جی، یہ As a Non-ADP کر لیں جی۔
جناب سپیکر: یہ جناب وزیر خزانہ صاحب! گورنمنٹ اس بات پر اس ریزولیوشن کو سپورٹ کرتی ہے؟
Mr. Mushtaq Ahmad Ghani: Non-ADP.
جناب سپیکر: منسٹر ایگریکلچر، جناب۔
جناب محمد سجاد (وزیر زراعت):جناب سپیکر صاحب، ہم اپنے جنہوں نے قرارداد Move کرائی ہے معزز رکن نے، ان کے ساتھ ہم بیٹھ جائیں گے اور جو تفصیلات ہیں، ان کے ساتھ شیئر کر لیں گے اور Accordingly

ہمارے فنانس منسٹر نے بھی اس کے بارے میں بات کی تھی کہ ہم ایک کمیٹی بنا رہے ہیں اور جب اس کے بارے میں ہم آ پس میں ڈسکس کر لیں گے تو امید ہے کہ یہ Clarification بھی ہو جائے گی اور آگے جو لائحہ عمل ہو گا وہ According to جو ہمارے آگے Prospectives ہیں، ان کے مطابق ہو جائے گا اور جہاں تک پنجاب اور سندھ کی بات کی ہے، یہ بالکل حقیقت ہے لیکن یہ ہے کہ پنجاب اور سندھ کے جو فنانشل حالات ہیں اور اس کے علاوہ جو فیڈرل گورنمنٹ جس طریقے سے ان کو فنڈنگ کر رہی ہے تو ان حالات میں بہت واضح فرق ہے لیکن پھر بھی ہم آپس میں مل بیٹھ کر اس کو ڈسکس کرلیں گے، میں اور فضل شکور صاحب بھی ہیں، فنانس منسٹر بھی ہیں اور ہمارے جو----

<u>جناب سپیکر:</u> جناب مشتاق احمد غنی صاحب۔

<u>وزیر زراعت:</u> جناب مشتاق غنی صاحب ہیں، ان کے ساتھ ہم بیٹھ جائیں گے اور آپس میں ڈسکس کر کے پھر آپ کو ہم Update کرلیں گے ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی مشتاق احمد غنی صاحب! آپ قرارداد واپس لیتے ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جائیں آپ، پھر جو----

<u>جناب مشتاق احمد غنی:</u> میرے خیال میں جناب سپیکرصاحب! جو کام نہ کرنا ہو تو کمیٹی کے حوالے کر دیا جاتا ہے تو وہ کام پھر کبھی ہوتا ہی نہیں ہے۔ یہ کسانوں کا مسئلہ ہے اور اگر کر لیں تو بہتر ہو گا، پیسے اس کے اٹھائے گئے ہیں اے ڈی پی کے اندر سے، پہلے سے، اور یہ عمران خان کے Vision کے عین مطابق ہے، یہ پراجیکٹ تھا، تو اگر یہ کر دیں تو اچھا ہے، نہ کریں تو میرا کوئی زور تو نہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی Important scheme ہے، اس کو کرنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب وزیر صاحب! یا تو آپ ان کو قائل کر لیں یا پھر میں ووٹ کے لئے ڈالوں؟

<u>وزیر زراعت:</u> جناب سپیکر! میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دیتا ہوں کہ ہم نے ابھی مئی اور جون میں یہ پورے سال کی جتنی بھی Saving تھی، ان میں سے صرف 314 ملین ملے ہیں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے لئے، اب 314 ملین میں سے آپ خود اندزا کریں کہ 160 ملین ہم صرف جو ہے ناں ان کی Outstanding تنخواہیں دینے کے لئے اس میں سے، اپنے ڈیپارٹمنٹ میں سے نکال رہے ہیں حالانکہ یہ ایک پراجیکٹ ہے-----

(مداخلت)

وزیر زراعت: ایک منٹ مشتاق غنی صاحب، ایک منٹ۔ سر! ہم اس کو کیبنٹ میں لے جائیں گے اور کیبنٹ میں ہم اس پہ ڈسکشن کر لیں گے، منظورہ دہ جی، قبول ہے۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں اپنے معزز رکن سے، ہمارے بڑے ہیں اور ان سے میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہم اس کو آپس میں ذرا مل بیٹھ کر ڈسکس کر لیں گے اور----

جناب سپیکر: مشتاق احمد غنی صاحب! آپ بیٹھ جائیں، ایک مرتبہ پھر دیکھ لیتے ہیں۔

وزیر زراعت: نہیں نہیں، نہیں، ہم اس ایشو کو ادھر لے جائیں گے اور اس سے Decision لے کر ہم ادھرلے آئیں گے۔

جناب سپیکر: اس کو Drop کر دیتے ہیں، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں پھر اس کے بعد دیکھ لیں، آپ پھر Withdraw کر لیں سر، Withdraw کر سکتے ہیں اور Drop بھی کر سکتے ہیں، سپیکر کے پاس یہ پاور موجود ہے----

(شور)

جناب سپیکر: مائیک On کریں جی، مشتاق غنی صاحب کا مائیک On کریں، ہو سکتا ہے، ہو سکتا ہے جی، ہم تو بذات خود بہ خود بیٹھے ہیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! میں نے پہلے کہہ دیا تھا، میرا کوئی زور تو نہیں چلتا اس بات کے اوپر، میں نے تو ایک نشاندہی کی کہ یہ ریزولیوشن پاس ہو جائے، انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس کو کیبنٹ میں لے جائیں گے، تو بس ٹھیک ہے لے جائیں کیبنٹ میں۔

جناب سپیکر: آپ Withdraw کرتے ہیں؟

جناب مشتاق احمد غنی: Withdraw کرنے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے، آپ نہ اس کو Put کریں، بس یہ کیبنٹ میں لے جائیں۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: اور اس میں فیصلہ کر لیں گے اس میں کیا بہتر ہے اور کیا بہتر نہیں ہے؟

Mr. Speaker: Withdrawn, withdrawn.

جناب عدنان قادری صاحب! آپ بات کرنا چاہ رہے تھے، اس دن بھی جب آپ کا نمبر آیا تو حضور آپ اس وقت تک نکل چکے تھے تو مجھے اس دن کا بھی بڑا افسوس ہے آپ کا، آپ نے بات نہیں کی آگے، اوئے، مجھے بڑا دکھ ہو گیا۔

(خاموشی)

جناب محمد عدنان قادری (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ نحْمَدُہ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْشَّیْطٰنِ الرِّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰـہِ الرَّحْمٰـنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر، میں سب سے پہلے جناب وزیر خزانہ صاحب کو ایک متوازن اور حالات کے مطابق بہترین بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یقیناً ان حالات میں اس سے بہتر بجٹ پیش کرنا شاید ممکن نہ ہو اور ساتھ ساتھ آج پاکستان تحریک انصاف کے لئے ایک بہت خوشی کی خبر ہے اور وہ ہے جناب عمران خان صاحب کا سائفر کیس میں بری ہونا۔۔۔۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ، علی امین خان ایوان میں تشریف لائے)

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: چیف منسٹر صاحب کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

Mr. Speaker: Honourable Chief Minister, KP.

(تالیاں)

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: الحمد للہ، اس سے بڑی خوشی پاکستان تحریک انصاف کے لئے، اس ہاؤس کے لئے اور یہاں پر بیٹھنے والے ہر فرد کے لئے کہ جب ناجائز الزامات لگائے جا رہے ہوں اور کیچڑ اچھالے جارہے ہوں اور دنیا پر عمران خان جیسے دلیر اور بہادر لیڈر، (تالیاں) میں نے اس دن بھی عرض کی تھی کہ پاکستان کی تاریخ میں ہمارے ہاں ہمارے جیسے بہت سارے نوجوانوں کی جو تربیت عمران خان صاحب نے کی شاید ہی کسی اور شخصیت نے کی ہو، وہ شخصیت جس نے ہمیں ببانگ دہل کہا تھا، ہر نوجوان کو کہا تھا کہ آپ کا Role model، Bill Gates اور Warren Buffett نہیں ہے، آپ کا Role model حضرت رسول اللہ ﷺ ہیں (تالیاں) اور آپ کو میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ لاہور کے ایک لیڈر نے کہا تھا کہ قادیانی میرے بھائی ہیں اور دوسری طرف عمران خان تھا جس نے ببانگ دہل کہا تھا علماء اور مشائخ کے کانفرنس میں کہ وہ مسلمان ہی نہیں جو ختم نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو (تالیاں) اور الحمد للہ وقت راہیں کھول دیتا ہے، وقت ہر راز، ہر زاویئے سے عمران خان صاحب کی صداقت کی گواہی دے گا۔ آج سائفر کیس میں بری ہوئے، ان شاء اللہ آئندہ ہر کیس میں بری ہوں گے (تالیاں) اور میں ایک عرض ضرور کرتا ہوں کہ پچھلے دنوں ایک شرمناک فیصلہ چل رہا تھا، وہ عدت کے حوالے سے تھا، عدت پر سال

سے جو کردار کشی کی جارہی تھی، یہ ایسے مسائل ہیں، عدت کا جو ایشو ہے، اس میں فقہ اسلامی کے تمام مراکز اس بات پہ متفق ہیں کہ اس میں خاتون کا قول معتبر ہو گا، یہ آپ کس زمانے میں رہ رہے ہیں کہ آپ میں نہ زمانے کی حیاء ہے نہ معاشرتی حیاء ہے کہ آپ یہ الزام لگانا شروع کردیں، فقہ اسلامی کے تمام مراکز اس بات کی گواہی دیں گے کہ اس عدت میں اگر خاتون اور مرد کے درمیان اختلاف واقع ہوجائے تو اس وقت خاتون کا قول معتبر ہو گا، مجھے حیاء آرہی ہے، آج اگر میں اس پر بات کروں حیض اور طہر کے مسائل پر اور آپ ایک سال سے عدالتوں میں اس معاملے کو گھسیٹ رہے ہیں، نہ یہ معاشرتی روایات ہیں نہ دینی اقدار ہیں، یہاں تک کہ ہمارے مخالف ہیں مولانا فضل الرحمان صاحب، انہوں نے بھی اس دن کہا، ان سے سوال کیا گیا، انہوں نے بھی کہا کہ میں اس پر کوئی بات نہیں کروں گا، وجہ کیا ہے؟ یہ بے حیائی ہے، یہ ظلم ہے اور ان معاملات میں جہاں اللہ کے محبوب ﷺ نے خاتون کو کیا حقوق دیئے تھے، جب حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کا وصال ہورہا تھا، وہ حضرت فاطمہ الزہرہ ؓ تشریف لائیں اور کہا آپ کی چادر چاہیئے، اللہ کے محبوب کے الفاظ کیاتھے، "لو اردت جلدی لاعطیتک" یہ تو چادر کی بات کر رہی ہیں میرا چمڑا بھی مانگ لے میں آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں- یہ حقوق تھے خاتون کے اور آپ نے اس پاکباز خاتون پر، باپردہ خاتون پر یہ الزامات لگا دیئے کہ عدت، عدت یہ تو کوئی بھی خاوند دس سال بعد اٹھ جائے گا اور یہ الزام لگانا شروع کر دے گا کہ جناب، ہمارے ہاں عدت کا یہ مسئلہ ہوا تھا، یہ معاشرے کو کس سمت لے جایا جارہا ہے؟ خدارا وہ جج ہوش کے ناخن لیں، وہ اس بات پر توجہ دیں، علماء اور مشائخ کی سفارشات لے لیں اس میں، علماء اور مشائخ کی رائے لے لیں اس میں اور اس کے بعد کوئی فیصلہ کر لیں- میں ایک عرض کردوں ہمارے، میں ہمیشہ کہوں گا کہ عمران خان صاحب کا نظریہ ہمیشہ وہ نظریہ ہے جو ہمارے اصول میں، ہمارے دین میں ہمیں وہی سکھایا گیا اور اس جیسے مسائل جہاں عدت کا معاملہ آجائے، اس میں تمام فقہ اسلامی کے مراکز اس بات پہ متفق ہیں کہ اس وقت خاتون کا قول معتبر ہو گا اس معاملے میں، میں یہی گزارشات کرنے، (تالیاں) ایک مسئلہ جناب! بجٹ کے حوالے سے کہ ہماری ماربل انڈسٹریز ہیں، میرے حلقے میں کوئی تقریباً ہزاروں کارخانے ہیں ماربل کے جو اس وقت بند پڑے ہیں، میں انڈسٹریز کے جو حکام ہیں، ان سے بھی بات کروں گا اور Floor of the House پہ بھی کرنا چاہ رہا تھا کہ ہماری ان ماربل انڈسٹریز

میں وہاں پر ہزاروں مزدور بے روزگار ہیں اس وقت اور ان پر وفاقی حکومت یہ ظلم ڈھا رہی ہے، وجہ کیا ہے؟ ان کو کہہ رہے ہیں کہ 85ء سے آپ نے بل نہیں دیئے، 85ء سے فاٹا میں میٹرز نہیں لگے تھے، میٹرز نہیں لگے تھے، ایک Random آدمی آتا تھا اور کاغذ اٹھا کر کوئی بھی فگر لکھ لیتا تھااور آج وہ فگر اٹھا کر اس کو Liabilities کا نام دے کر ان کے کارخانے، مزدوروں کا معاشی قتل عام کیا جارہا ہے، خدارا معاشی قتل عام بند کیا جائے، وفاقی حکومت خیبر پختونخوا کے مزدوروں پر رحم کرے۔ میں گزارش یہ کرتا ہوں کہ ہمارے ان معروضات پر عمل کیا جائے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ طفیل انجم صاحب! آپ بھی، مختصر آپ نے بات کرنی ہے اور اورنگزیب خان آپ نے بھی، آپ دو بات کرلیں تو پھر اس کے بعد آنریبل چیف منسٹر بات کریں گے۔

جناب طفیل انجم: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ ډیره شکریه جناب سپیکر، زه ستاسو توجه یو اهم خبرې ته راګرځوم چې فیډرل ګورنمنټ د پبلک سیکټر ډیویلپمنټ پروګرام نه زمونږه د خیبر پختونخوا چوبیس پراجیکټس Drop کړی دی، هغه په روډ سیکټرز کښې دی، ایګریکلچر کښې دی، ټورازم کښې دی، مختلف Different sectors نه هغه پراجیکټس چې کوم دی نو هغه Drop شوی دی۔ زه د دې اسمبلئ په Floor باندې د هغې مذمت هم کوم او دا ډیمانډ کوم چې دا ځومره هم پراجیکټس Drop شوی دی نو دا د فوراً په دغه پروګرام کښې شامل کړے شی، ګڼې دا یو ډیره Alarming خبره ده چې د دې Approved، چې په دیکښې زیاده تر کارونه شوی دی‘ د دې Effect به زمونږه په صوبه باندې راپریوځی۔ دا څه تقریباً چې دغه Drop شوی پراجیکټس چې کوم دی نو دا چار سو بیس ارب روپئی به مونږه Extra د دې د پاره Pay کوؤ نو هله به مونږه دا پراجیکټس برابروؤ۔ دغه شان اتهاره سو ارب روپئی چې کوم دی هغه زمونږ د نیټ هائیډل پرافټ او Water resources، د دې سره چې این ایف سی شیئرز جمع کړې، دا تقریباً څه دو هزار دو سو ارب روپئی پورې ځی، چې د دې صوبې تقدیر پرې بدلیدې شی، دا انتهائی ظلم دے چې دا پراجیکټس چې کوم دے زمونږه فیډرل ګورنمنټ د صوبې دا پراجیکټس Drop کړی دی او زه دا درخواست کوم چې

دا د واپس فیډرل ګورنمنټ Intact اوساتی ځکه چې زمونږ د صوبې ترقی د دې سره تړلې خبره ده۔ مهربانی۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Janab Aurangzeb Khan.

جناب اورنگزیب خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه اول خو زه نن زمونږ چې کوم مرشد دے، مظلوم، د هغه په حق کښې فیصله راغله، ټول هاؤس ته مبارکباد پیش کوم۔ د هغې نه علاوه سی ایم صاحب تشریف راوړے دے، زمونږه دا ایکس فاټا یو خوش قسمتی ده، زه به د دې موقعې نه لږه فائده واخلم، ماشاء الله څه رنګې کامیاب بجټ پیش شو او زه دې ټول هاؤس ته او Specially سی ایم صاحب ته په دې کامیاب بجټ پیش کولو مبارکباد ورکوم او دا خبره هم ورسره ضرور کوم سپیکر صاحب، لکه څه رنګه مخکښې سی ایم صاحب دا پخپله وئیلی وو چې څومره د ایکس فاټا حقوق دی او ان شاء الله تعالیٰ مخکښې وفاق نه څومره ظلم شوے دے لکه څه رنګې یو معزز ممبر خبره اوکړه چې، دومره انتهائی ظلم لوډشیډنګ هره معامله کښې ایکس فاټا سره دے، څه حد ئے نشته خو زه نن دا خبره کوم بجټ نه بعد لکه څه رنګې این ایف سی کښې مونږ سره څومره ظلم اوشو صرف د KPK حصه ورکوی، نورې صوبې چې کومې دی درې، هغه حصه نه ورکوی، نو زه دا خبره ضرور کوم، د ټولو نه اول زما په دې علاقه کښې د 2006 نه اونیسه تقریباً تر 2016 پورې چې کوم وخت تیر شو په دې ایکس فاټا باندې، خدائے دې په اسرائیلو هم داسې وخت رانه ولی لکه چې په مونږ شوے دے۔ دا خبره زه ځکه کوم، اسرائیل نامه مې ځکه واغسته، هغه په مونږه باندې په ځان ډیر بد دی، د هغې نه زیات ظلم مونږه سره شوے دے حالانکه هغه هم بندګان دی۔ زه دا خبره ضرور کول غواړم چې نن پورې د باره تیره سال سفر نه بعد نن هم په علاقې کښې امن شته دے خو د امن خرابیدو کوشش خلق کوی، نو زه دې هاؤس کښې دا اپیل کوم لکه څه رنګه چې مخکښې لیاقت خان خبره اوکړه چې په ما باندې په ایکس فاټا کښې د امن خرابیدو کوشش مه کوئ، ټول دا خبرې واؤری، که چرې دوئ دا وائی چې زمونږ په فاټا کښې بیا نظام خراب کړو، خلق به درهم برهم کړو او دا دې بیا سفر اوکړی، سوچ هم اونکړئ، دا ټول دا خبره واؤری که چرې هر ډیپارټمنټ، هره محکمه هغه د خپل باؤنډری وال کښې خپلې ډیوټیانې شروع کړی، که چرې دوباره د دې ظلم قدم هر ډیپارټمنټ واغستو، هر هغه واغستو نو یقین اوساته چې منسټر صاحب ته دا خبره Floor of the House ځکه کوم چې مونږ ډیر تکیلف تیر کړو، زمونږ خوئندې

میندي کونډي شوي، زمونږ ماشومان چې کوم دی هغه د تعلیم نه محرومه شو، دا مونږ نه شو برداشت کولي، نو بیا دي علاقه مونږ ته پریږدی، مونږ د خپلي علاقي غور پخپله کوؤ، نه ما ته سیکیورټی پکار ده، نه ما ته پولیس پکار دے، نه ما ته فوج پکاردے، زه د خپلي علاقي غم بیا پخپله عوام کولي شی، (تالیاں) زه د دي حالاتو نن دوئ مقابلي ته تیار کړے یم، زه د خپل ځان تپوس بیا کولي شم، دا ټول واؤرئ. د هغي نه علاوه ولي چې کله په علاقي کښي سپیکر صاحب، امن نه وی-----

<u>جناب سپیکر</u>: ستا خبره، ستا پوائنټ راغلو دلته ښه.

<u>جناب اورنگزیب خان</u>: پلیز سپیکر صاحب، دا خبري ضروری دی، یو دوه منټه اخلم. سی ایم صاحب هم ناست دے، ترڅو پوري علاقي کښي امن نه وی راغلے، سکول هم ضروری دے، هسپتال هم ضروری دے، روډ هم ضروری دے خو چې کله امن نه وی، زه په هسپتال څه کوم، زه په روډ څه کوم، زه به بل څه کوم. اخره کښ زه دا خپل Windup کوم، دا خبره کوم، سی ایم صاحب ناست دے چې د خدائے د پاره دي ایکس فاټا سره ځومره وعدي شوی دی این ایف سی کښي، هغه پورا کړئ، دي صوبي نه دی کړی، وفاق کړی دی، که چري وفاق دا وعدي نه پورا کوی نو مجوراً به مونږ بیا داسي قدم اوچتوؤ د خپل حق د پاره ولي چې کله مونږ خپل حق نه شو غوښتي-----

<u>جناب سپیکر</u>: بس ستا خبره اوشوه اورنګزیب خان، بس چپ کړه.

<u>جناب اورنگزیب خان</u>: بیا زما دا خیال دے په دي اسمبلئ کښي هیڅ ضرورت نشته چې مونږ ناست یو. اخری خبره زه دا کوم چې هغه سروے چې بي کوره خلق ناست دی، سی ایم صاحب ناست دے، مهربانی دي اوکړی د هغوی کورونه اړنګ پراته دی، زه د خپل ډسټرکټ اورکزئی قوم ماموندزئی خبره کوم چې ټولو نه اول Suffer چې دی نن پوري د هغوی کور نشته دے، هغوی ته دي خپله سړے موقع ورکړی او خپل حقوق دي ورکړی. ډیره مهربانی.

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ۔ جناب اکبر ایوب خان! بالکل مختصر۔

<u>جناب اکبر ایوب خان</u>: جی شکریہ جناب سپیکر، ایک منٹ لوں گا، اس کا میں فائدہ اٹھاتے ہوئے سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہیں اور Advisor on Finance بھی گیلری میں بیٹھے ہیں۔ جناب سپیکر، ہمارے پرائیویٹ سکولز کے اوپر سروسز ٹیکس لگایا گیا تو کل میں سوشل میڈیا پہ دیکھ رہا تھا، ہمارے ایڈوائزر صاحب کی Statement تھی کہ بھئی ان سکولز کو ہم نے پراپرٹی ٹیکس پہ استثنیٰ دے دیا، تو پراپرٹی ٹیکس جناب

سپیکر، میونسپل حدود کے اندر لگتا ہے، وہ رورل ایریاز میں، دیہاتوں میں نہیں لگتا، تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ اس کو ذرا Reviewکرلیں، آپ میونسپل حدود کے اندر جو بڑےسکولز ہیں، ان کو ٹیکس کریں لیکن دیہاتوں میں جو ہمارے سکولز ہیں، جو چار سو، تین سو، پانچ سو روپے فیس دینے والے ہیں، اس کو ذرا Review کر کے ان کو اگر ریلیف دے دیا جائے تو مہربانی ہو گی۔ تھینک یو، شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا! ہم آپ کو ویلکم بھی کرتے ہیں، لوگ آپ کو سننا بھی چاہتے ہیں، ایک دو گزارشات ہیں کہ جو ادھر ایوان میں بہت ساری باتیں ہوئی ہیں، وہ میں Crux اس سے آپ کے سامنے، ایک مجھے اس دن بھی بچیاں ملیں بہت ساری جی، جو ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے ساتھ کام کر رہی ہیں، اکیس ہزار روپے ان کو سیلری ملتی ہے، وہ بھی بہت ٹائم سے نہیں ملی، کسی کو تین مہینوں سے نہیں ملی تھی، کسی کو چھ مہینوں سے نہیں ملی اور اس اکیس ہزار میں وہ بلڈنگ کا کرایہ بھی دیتی ہیں اور اپنے ٹرانسپورٹیشن کے جو اخراجات ہیں، وہ بھی پورے کرتی ہیں۔ اب اس دور میں جب ہمارے صوبے میں بتیس ہزار روپے Minimum wage تھی جو ابھی آپ نے اس بجٹ میں چھتیس ہزار روپے کی ہے، ہماری بچیاں آپ خود سوچ لیں، کوئی 2008 سے کام کر رہی ہے، کوئی 2012 سے کام کر رہی ہے جی، 2016 سے کام کر رہی ہے، تو آج ہم نے ادھر بلائی بھی تھیں ان کی نمائندہ خواتین، میں نے ان کے ایم ڈی صاحب کو بلایا، انہوں نے کہا اور میں نے سیکرٹری صاحب کو بھی بلایا، منسٹر صاحب کے بھی نوٹس میں، سیکرٹری صاحب اور ایم ڈی صاحب نے مجھے بتایا کہ جی ہمیں فنانس سے پیسے نہیں مل رہے جس کی وجہ سے ہم انہیں Pay نہیں کر سکے۔ یہ ہماری بچیاں ہیں جی، ان کو Top priority پہ لے لیں، (مداخلت) آپ کی بہت نوازش اور دوسری Law and Order کی Situation، اس مرتبہ ایک بڑا زبردست ماحول ہوا ہے آپ کی، اس کا کیا نام ہے؟ وزیر اعلیٰ شپ میں اور ادھر اپوزیشن کے پارلیمانی لیڈرز صاحبان ہیں کہ اس مرتبہ اس ایوان کا ماحول ایسا رہا ہے، مجھے بعض اوقات پتہ نہیں چلتا کہ اپوزیشن کدھر بیٹھی ہے اور حکومت کدھر بیٹھی ہے؟ (تالیاں) اتنا زبردست ماحول یہاں کا رہا ہے اور اپوزیشن نے جو باتیں کی ہیں، بہت تلخ بھی نہیں کیں مگر جو تلخ بھی کی ہیں وہ انہوں نے بڑے سکون سے اور تحمل سے آپ کی بنچز نے حکومت سے، Appreciate کرتا ہوں مطلب حکومتی وزراء کو بھی، حکومتی

بنچز کو بھی، بڑے سکون کے ساتھ اور جب انہوں نے بات کی ہے تو وہ بھی انہوں نے بڑے تحمل اور اس کے ساتھ سنی ہے، تو یہ Law and Order کی Situation پہ تمام لوگ جو ہیں وہ بڑے، ملک لیاقت نے بات کی، باقی نے، یہ ابھی اورنگزیب خان کی بات ہوئی، اسی طرح مانسہرہ میں بھی رات کو ایک واقعہ ہوا، ریاض کے اوپر بھی فائرنگ ہوئی، اللہ نے اسے بچا لیا، اس پہ آپ ذرا تھوڑی سی Law Enforcing Agencies کو تھوڑی سی توجہ کے لئے کہیں گے۔ تو اب میں دعوت دیتا ہوں وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا جناب علی امین خان گنڈاپور کو۔

(تالیاں)

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2024-25 پر وزیر اعلیٰ کی اختتامی تقریر

جناب علی امین خان (قائد ایوان): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں اس ایوان میں موجود تمام جو معزز ممبران ہیں، ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس طریقے سے آپ نے بجٹ اجلاس میں شرکت کی، اپنی تجاویز دیں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو تجاویز آپ نے دی ہیں، Input دیا ہے، ان شاء اللہ رواں سال میں اس کے اوپر ان شاء اللہ تعالیٰ عملدرآمد ہو گا، ان کو سامنے رکھ کر ہی مزید جو فیصلے ہیں، اسی ایوان میں ہی ہونے ہیں، تو ان شاء اللہ ان کو دیکھا جائے گا، پرکھا جائے گا اور ان شاء اللہ جو بھی Positive چیزیں ہیں، ان کو شامل کیا جائے گا۔ کچھ یہاں پہ بات ہوئی بار بار بجٹ کے حوالے سے کہ جی بجٹ پہلے کیوں پیش کیاگیا؟ اس حوالے سے میں اتناہی کہوں گا کہ جب ہمیں آئین نے اجازت دی ہے اس چیز کی کہ ہم بحیثیت صوبہ اپنا بجٹ پہلے پیش کرسکتے ہیں اور ہم اس کے لئے تیار تھے اور اپنی تیاری ہماری مکمل تھی اور جو حالات چل رہے ہیں، شاید ابھی فیڈرل گورنمنٹ والا بجٹ شاید اس کو ٹائم دیا ہے، اس پہ شاید وہ نہ پیش کر سکیں، تو ہم نے جو سر، بجٹ کو رکھا ہے اپنا، تو ہم نے گیارہ ہزار ایک سو ارب کے حساب سے رکھا ہے، ہم نے اس کو کوئی ایسا نہیں رکھا کہ ہم نے کوئی ایسا بجٹ پیش کر دیا کہ ہم Over and above چلے گئے اور اسے کل کو جو فیڈرل گورنمنٹ کا بجٹ آئے گا تو ہمارے پہ فرق پڑے گا، بلکہ میں بتانا ضروری سمجھتا ہوں یہاں پر کہ جو آئی ایم ایف کے ساتھ بات چیت ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کا جو ٹارگٹ ہے، وہ تقریبا کوئی 12 ہزار ارب سے بھی زیادہ

ہے تو اس حساب سے ہم نے بجٹ رکھا ہواہے تو ہمیں مزید بھی بہت زیادہ پیسہ اس کے اوپر آنا ہے ان شاء اللہ اور ہمارا بجٹ جو ہے وہ ایک عوامی بجٹ ہے، ان شاء اللہ بہترین بجٹ ہے اور میں سب کو یقین دلاتا ہوں اس بات کا کہ اس بجٹ میں فیڈرل گورنمنٹ کے بجٹ آنے کے بعد کوئی بھی چیز کم نہیں ہو گی، بلکہ ان شاء اللہ مزید بڑھے گی، تو یہ پریشانی کوئی نہ لیں اس بات کی۔ (تالیاں) دوسری بات یہ ہے سر، کہ جب عمران خان صاحب کی حکومت تھی، میں بھی اس کا حصہ تھا فیڈرل گورنمنٹ میں تو آخری دو سالوں کا جو ہمارا Growth rate تھا وہ 6.2 تھا، Unfortunately اس کے بعد Regime change ہوئی اور Regime change ہونے کے بعد پی ڈی ایم کی گورنمنٹ بنی، اس کے بعد ایک اور گورنمنٹ بنی، پتہ نہیں Interim تھی یا پتہ نہیں کونسی گورنمنٹ تھی؟ Interim تو لگ نہیں رہی تھی کیونکہ آئین کو توڑ کر بیٹھے رہے اتنے عرصے تک اور جو فیصلے کرتے رہے تو فیصلے کہیں سے بھی Interim government والے نہیں تھے اور اس وقت حالت یہ آچکی ہے کہ جو دو سال کا اگر آپ Ratio نکالیں تو ٹوٹل جو Growth rate ہے One percent پہ آچکا ہے، اب یہ نااہلی، یہ جو ملک کے ساتھ ایک ظلم ہوا ہے اور جس نے کیا ہے تو اس کے بارے میں ہمارے بڑے تحفظات ہیں اور میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں یہاں پر کہ آخر اتنی مہنگائی کرنے کے بعد کہ بجلی اتنی زیادہ مہنگی کی گئی، گیس بھی مہنگی کی گئی، پٹرول اتنا مہنگا کیا گیا ہے، یہ پیسہ جا کہاں رہا ہے؟ کوئی تو یہ پوچھے، ہم یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ یہ پیسہ کہاں جا رہا ہے آخر اور یہ پیسہ کہاں پہ لگ رہا ہے اور کس پہ لگ، کس کو مل رہا ہے؟ کیونکہ ہمیں تو اپنے وہ پیسے نہیں مل رہے ہیں، جو Committed پیسے ہیں ہمارے، وہ پورے نہیں دیئے جا رہے، کٹوتیاں کی جا رہی ہیں، تو یہ پیسہ کہاں جا رہا ہے؟ اس کے اوپر ہمارے تحفظات ہیں اور ان تحفظات پہ ہم بات بھی کریں گے اور آگے جا کر اس کے اوپر ان شاء اللہ ہم احتجاج بھی کریں گے اور حساب بھی لیں گے کیونکہ یہ ہمارا ملک ہے، ہمارے عوام کا پیسہ ہے اور ہم اس کا حساب لینا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ (تالیاں) اب جناب سپیکر! پچھلے سال ہمیں 90 ارب ملنے تھے NHP کے، نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے 90 ارب، ٹوٹل 07 ارب ملے ہیں اور وہ07 ارب بھی جو آخری قسط آئی ہے وہ اکتوبر 2023 میں آئی ہے، اس کے بعد ایک روپیہ نہیں مل رہا۔ بجلی کے آپ ریٹ دیکھ لیں، آپ پٹرول کے ریٹ دیکھ لیں، آپ یہ سارا حساب دیکھ لیں، ہم

اتنی ہی سستی بجلی ان پیسوں میں دے رہے ہیں، ہمیں پیسے بھی نہیں مل رہے اور جب پیسے مانگتے ہیں تو پھر آگے سے کہتے ہیں جی ان کا جو رویہ ہے بڑا غیر ذمہ دارانہ ہے، تو یہ جو غیر ذمہ داری سے ملک کو چلا رہے ہیں تو ہمیں بتائیں کہ کیا ذمہ داری یہ ہے کہ نہ حساب دو، نہ پیسے دو، نہ Commitment پوری کرو؟ اور کوئی سوال کرے تو الٹا ان پہ انگلیاں اٹھاؤ، تو یہ جو رویہ اختیار کیا ہوا ہے اس وقت فیڈرل گورنمنٹ نے، یہ بالکل قابل قبول نہیں ہے، ہمارے ان پہ تحفظات ہیں، یہ ہمارے صوبے کے حقوق ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ صوبے کے حقوق کے لئے چاہے اس طرف لوگ بیٹھے ہیں، چاہے اس طرف بیٹھے ہیں، ان سب کو آواز اٹھانی چاہیئے کیونکہ یہ پیسہ اگر آئے گا تو یہ پیسہ آپ کے صوبے میں لگنا ہے، آپ کے عوام پہ لگنا ہے، آپ کے مسائل حل کرنے میں استعمال ہونا ہے۔ اب آئی پی پیزکمیشن کے چکروں میں جس نے بھی کمیشن لیا ہے، پورا ملک جانتا ہے، کس ٹائم میں ہوئے، کن کی حکومتیں تھیں کہ یہ معاہدے کئے گئے، 22 سو ارب روپیہ ہم دے رہے ہیں، کرائے کی مد میں 22 سو ارب روپیہ اور میں آپ کو یہاں پہ On record کہہ رہا ہوں کہ ان میں سے Eighty percent جو پیسہ جا رہا ہے وہ اسی چیز کا جا رہا ہے، جو ہمیں وہ بجلی دے بھی نہیں رہے وہ بند پڑے ہیں، وہ سسٹم ہی بند پڑے ہیں، ہم کرائے کی مد میں یہ پیسہ دے رہے ہیں۔ ایک ایسا ملک جس کے اس وقت حالات یہ ہیں کہ ہر طرف سے بارڈر کے اوپر ہمارے اوپر جو حالات بنے ہوئے ہیں اور ہماری فوج کا جو بجٹ ہے جو 18 سو ارب ہے جبکہ کمیشن کھانے والوں نے 22 سو ارب کے یہ کرائے کے معاہدے کر کے اس حالت پہ ملک کو پہنچایا ہوا ہے، تو میں حیران ہوں اس بات پہ کہ دوبارہ ایسے لوگوں کو مسلط کر دیا گیا ہے اور مسلط کرنے والے بھی وہی تھے، تو کیا یہ چیز ان کو نظر نہیں آرہی ہے کہ یہ کیا گیا ہے، یہ کیسا مذاق ہے؟ یہاں پر میں سمجھتا ہوں کہ ان چیزوں کے اوپر ہمیں باقاعدہ طور پہ ایک ڈیبیٹ کرنی چاہیئے اور یہ ساری چیزیں ہمیں In writing بھیجیں گے اور ہم ان کا حساب مانگیں گے اور اگر ہمیں جواب نہیں آئے گا اور بہت سے ہم لیٹرز لکھتے ہیں، ہمیں اس کا جواب نہیں آتا، یہ رویہ غیر ذمہ دارانہ رویہ ہےکہ ہم ایک چیز پوچھتے ہیں، اپنے حق کے لئے پوچھتے ہیں، ہمیں پیسے نہیں ملتے، ہم پوچھتے ہیں کہ پیسہ کہاں استعمال ہوا؟ اگر ایک بندے نے میرا پیسہ دینا ہے اور میں اس سے پوچھوں کہ جی پیسہ کیوں نہیں دے رہے ہو اور یہ پیسہ اگر تمہارے پاس آیا، تم نے کہاں دیا؟

تو میں یہ حق رکھتا ہوں، میں اس کا جواب مانگتا ہوں اور مجھے جواب اس کا دینا پڑے گا، فاٹا کے لوگوں نے پاکستان بننے سے لے کر اب تک میرے خیال میں سب سے زیادہ قربانی دی ہے، ابھی تک وہ قربانی دے رہے ہیں، (تالیاں) جو Commitment ان سے کی گئی، اس Commitment کے مطابق ان کو اب تک پانچ سو ارب جو دینے تھے، ابھی تک اس میں سے صرف سو ارب ملے ہیں، یہ چار سو ارب کہاں گئے؟ اب اگر کوئی Commitment پوری نہ کرے تو میں اس سے سوال نہیں کروں گا؟ کیا لوگوں نے ہمیں اس لئے ووٹ دیا ہے کہ ہم یہاں آکر بیٹھیں اور سرسری باتیں کریں؟ یہاں بیٹھ کر لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں، فاٹا کے لوگ آتے ہیں، ان کے جرگے آتے ہیں، وہ سوال کرتے ہیں کہ ہم سے ایک وعدہ کیا گیا تھا، وعدہ پورا نہیں کیا جا رہا ہے، ہماری اسمبلی کیا کر رہی ہے؟ ان کے نمائندوں کو انہوں نے ووٹ دیا ہے، بھر پور طریقے سے ووٹ دیا ہے، ان کے جرگے جب ان کے پاس جاتے ہیں، وہ ہمارے پاس آتے ہیں، میں ان سے کیا کہوں کہ یہ پیسہ کون کھا رہا ہے؟ اور میں کیا ان کا حق نہیں لے سکتا، میں تو یہ کمزوری Show نہیں کر سکتا ہوں ان کے سامنے، کیونکہ ہماری روایات ہیں، ہمارا ایک کلچر ہے، ہمارے فاٹا کا ایک کلچر ہے، ان لوگوں کا ایک کلچر ہے، آپ پاکستان کا ریکارڈ اٹھا لیں، جب 1965 کی جنگ ہوئی ہے، ذرا ریکارڈ پہ نوٹ کریں، کتنا اسلحہ، کتنا بارود فاٹا کے لوگوں نے دیا ہے؟ ریکارڈ پڑا ہوا ہے، ڈاکیومنٹس پڑی ہوئی ہیں لوگوں کے پاس، اس زمانے میں تو جب وہ فرنٹ لائن کے اوپر آکر آپ کے ساتھ ہر مشکل وقت میں قربانی دیتے ہیں اور جب ان کی باری آتی ہے، ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، Commitment کی جاتی ہےاور وہ پوری نہیں کی جاتی، تو میرے خیال میں اب جو اس سال کا سو ارب روپیہ ہے، میں واضح یہاں پہ کہہ رہا ہوں کہ اگر ہمیں فوراً سے پہلے وہ نہ ملا تو پھر یہ ردعمل کے لئے تیار رہیں، یہ ردعمل آئے گا، اس میں Settled کے لوگ بھی ہمارے ساتھ ہوں گے، فاٹا کے لوگ بھی ہمارے ساتھ ہوں گے اور ہم یہ پیسہ اس لئے مانگ رہے ہیں کہ جس طرح بار بار بات ہوتی ہے، (تالیاں) امن و امان، امن و امان کیسے بحال ہو گا، Facilities وہاں پہ نہیں ہیں، امن و امان قائم کرنے کے لئے پیسہ آپ نہیں دے رہے، جو وعدہ کیا گیا تھا One percent کا Against war on terror، اس کا اب تک ایک روپیہ نہیں دیا گیا، کیسے امن و امان قائم کیا جائے گا جب پیسہ ہی نہیں دے رہے ہیں آپ Commitment کے بعد؟ تو یہ کچھ چیزیں ہیں جن کے اوپر

ہمارے تحفظات ہیں اور میں بڑا Clearly یہاں بتا رہا ہوں کہ ردعمل کے لئے تیار رہیں۔ بجٹ ابھی آنے والا ہے ان کا، اس میں سب کچھ سامنے آجائے گا، اس پہ ہم دیکھیں گے، Analysis کریں گے اور ہمیں لگے گا کہ ہمارے حقوق پہ ڈاکہ مارا جا رہا ہے، پھر ہم یہاں نہیں بیٹھیں گے، ہم یہاں سے کسی اور طرف بھی مارچ کریں گے، اس مارچ کے لئے تیار رہیں، میں پہلے سے بتا رہا ہوں۔ (تالیاں) اب بجٹ کے حوالے سے میں کچھ چیزیں، کچھ خدوخال بیان کرنا چاہتا ہوں۔ الحمد للہ ہیلتھ کارڈ جو بند ہو چکا تھا، یکم رمضان سے ہم نے شروع کیا اور اب تک ایک لاکھ چھپن ہزار آپریشنز ہوچکے ہیں اس پہ ماشاء اللہ اور ان شاء اللہ یہ جاری رہے گا۔ ہم نے 36 ارب روپیہ اس کے لئے مزید رکھا ہوا ہے ان شاء اللہ اور اس ہیلتھ کارڈ کو ہم مزید بہتر بھی کریں گے، اپنی صحت کی سہولیات کو بھی بہتر کریں گے اور ان شاء اللہ اگر ہم کامیاب ہوتے ہیں اور ان شاء اللہ ہم ہوں گے کہ ہم اپنے وہ بقایاجات وصول کریں تو ان شاء اللہ، چونکہ مجھے اکثر آتا رہتا ہے کہ ہیلتھ کارڈ Apply ہو جاتا ہے، تھوڑے پیسے ہوتے ہیں اور آپریشن کوئی رہتا ہے، اس سے زیادہ پیسے کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کے لئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ہم مزید پیسہ بھی دے رہے ہیں، جو وقتی طور پر ان کے پاس پڑا ہو گا، ایسے ہیلتھ کارڈ کہ جن میں اس طرح کا کوئی کیس آئے گا تو ان میں وہ پیسہ ان کو مزید بھی دیا جائے لیکن ساتھ ساتھ ہم چاہتے ہیں کہ چونکہ مہنگائی ہو گئی ہے، دوائیاں بھی مہنگی ہو گئی ہیں، علاج بھی مہنگا ہو گیا ہے، تو ہم ہیلتھ کارڈ کو ان شاء اللہ بڑھا کر ان شاء اللہ دو ملین تک Per خاندان ان شاء اللہ لے کر جائیں گے۔ (تالیاں) ہمیں تیرہ سال کا تحفہ اور ملا، تیرہ سال کا، اس کا مطلب یہ تھا کہ تیرہ سال تک یہاں بیٹھے ہوئے لوگ جو عوام سے ووٹ لے کر آئے تھے وہ ان ہی سکیموں پر جو پہلے سے منظور ہو کر پتہ نہیں کب سے شروع تھیں، انہی پہ وہ گزارہ کرتے تھے جو کہ ناممکن ہے تو اس کو ہم چھ سال پہ لے آئے ہیں اور چھ سال پہ اس لئے لے آئے ہیں کہ ہم یقین نہیں کرتے اس بات پہ کہ زبانی جمع خرچ ہو،عملی طور پر کام کرنا ہے اور ان شاء اللہ اس کو جو ہم چھ سال پہ لائے ہیں، ہم یہ ان شاء اللہ Ensure کرائیں گے کہ ہم اس سال میں تقریباً ساڑھے پانچ سو سے زائد ایسے منصوبے ہیں جو عرصہ دراز سے شروع تھے تو ان کو تو ہم اسی سال میں کر رہے ہیں، Full funded کر دیا ہے ہم نے ان کو، اسی طرح آنے والے ٹائم میں ہم یہ جو آگے دوڑ اور پیچھے چھوڑ والا کام تھا، یہ نہیں ہو گا، جو بھی کام شروع ہو گا،

وہ جلد از جلد مکمل ہو گا تاکہ وہ بلڈنگ جس میں تعلیم دینی ہے، اس میں تعلیم ملے، خالی بلڈنگ نہ بنتی رہے۔ وہ ہسپتال جس میں علاج ہونا ہے، اس ہسپتال میں سہولیات ملیں، صرف بلڈنگ نہ بن رہی ہو، تیرہ تیرہ، بارہ بارہ سال تک، تو ان شاء اللہ یہ جو ہمارا پلان ہے اسی لئے ہے کہ ہم نے کاموں کو جلدی کرنا ہے، جلدی مکمل کرنا ہے تاکہ عوام اس سے مستفید بھی ہوں، صرف یہ نہیں کہ عوام دیکھتے رہیں کہ ان کے لئے کا م ہوا اور پراجیکٹ ہوا اور خالی تختی کی حد تک جو ہے فوٹو نکال کر آپ لوگوں کو بے وقوف بنائیں اور لوگوں سے ووٹ لیں، لوگوں کو عملی کام چاہیئے، عملی کام کریں گے، جلد مکمل کریں گے سکیموں کو اور ان شاء اللہ مکمل کرکے لوگوں کو وہ سہولیات دیں گے تاکہ وہ اس سے مستفید ہوں جن کے لئے وہ پراجیکٹ کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیویلپمنٹل بجٹ جو ہمارا ہے، وہ تقریباً چار سو سولہ ارب کا ہے اور اس میں ان شاء اللہ ہر سیکٹر میں ان شاء اللہ ڈیویلپمنٹ ہو گی اور یہ ڈیویلپمنٹ ان شاء اللہ میں نے سسٹم کے اندر Devolve کی ہے کہ جو بھی حلقے کا جو بھی نمائندہ ہے، وہ نمائندہ سمجھتا ہے کہ اس کے حلقے میں کیا ضروریات ہیں؟ بجائے یہاں سے بیٹھ کر حکمنامے جاری ہوں، وہ نادر شاہی حکم جاری ہو کہ جی آپ اس مد پہ اتنے لگاؤ اور اس مد پہ اتنے لگاؤ، اس مد پہ اتنے لگاؤ، تو یہ وہاں کے نمائندے ہی فیصلہ کریں گے کہ ان کے علاقے میں کیا مسائل ہیں، ان کے حلقے میں کیا مسائل ہیں اور ان کی کیا ترجیحات ہیں؟ تو یہ پیسہ وہ خود ہی استعمال کریں گے اور ان شاء اللہ مجھے پورا یقین ہے کہ صحیح طریقے سے استعمال کر کے لوگوں کے وہ بنیادی مسائل ان کے ایریاز کے مطابق ان شاء اللہ بہترین طریقے سے حل ہوں گے۔ ہمارے فیڈرل گورنمنٹ کے جو پراجیکٹس شروع ہیں، مجھے سمجھ آرہی ہے ابھی سے کہ یہ ان کو Delay کریں گے، ان کے لئے پیسہ نہیں رکھیں گے، تو یہ بات سن لیں وہ کہ اگر ان کا خیال ہے کہ اس طرح یہ کریں گے اوریہ وہاں بیٹھ کر سکون سے اسلام آباد میں وہ آؤنڑیاں تے جاونڑیاں کریں گے تو یہ ان کی بھول ہے، یہ ان کی خام خیالی ہے، یہ ان کی بھول ہے، ایسا نہیں ہو گا، اپنے وہ پراجیکٹس، جو جو پراجیکٹ یہاں پہ شروع ہوئے ہیں، وہ بھی ہمارا حق ہے، اس کو مکمل کریں، اس کے لئے پیسہ Allocate کریں اور جو ہمارے Jointventure projects ہیں جن کے اندر ہم نے اپنے بجٹ میں پورا پیسہ رکھ دیا ہے، مکمل پیسہ ہم رکھ چکے ہیں اس کے اندر، تو میں امید کرتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ بھی اپنے حصے کا

وہ پیسہ اس بجٹ میں شامل کرے گی اور اگر شامل نہیں کرے گی تو پھر دما دم مست قلندر کے لئے تیار ہو جائیں، (تالیاں) پھر تیار ہوجائیں اس کام کے لئے کہ یہاں آرام سے بیٹھ کر ہم ان کی اس چیز کو برداشت نہیں کریں گے، ردعمل آئے گا اور بھر پور طریقے سے آئے گا۔ ہماری ترجیحات میں تعلیم ایک ہماری ترجیح ہے اور یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ ہماری ماشاء اللہ آبادی کے لحاظ سے پورے پاکستان میں جتنی بھی یونیورسٹیز ہیں، دوسرے صوبوں میں ہماری سب سے زیادہ ہیں۔ اب مجھے یہ خبر آرہی ہے کہ اس دفعہ یہ اعلیٰ تعلیم کے لئے، ہائر ایجوکیشن کے لئے بھی کٹوتی کر رہے ہیں، آپ اگر یہ کٹوتی کررہے ہیں یا ختم کر رہے ہیں تو یہ چاہتے ہیں کہ ہماری اعلیٰ تعلیم اس صوبے کی Affect ہو اور یہ وہاں بیٹھ کر پھر ہمیں کہیں کہ جی آپ غیر ذمہ دار ہو، تو پہلی بات تو یہ ہے کہ جو پیسہ ہمارا ہے اس کو بڑھایا جائے، ہم نے اپنے بجٹ کے اندر پیسے کو بڑھایا ہے، سکالرشپس کو بڑھایا ہے، تعلیم کے بجٹ کو بڑھایا ہے، چاہے وہ ایلیمنٹری ہے، چاہے وہ ہائر ایجوکیشن ہے اور ادھر ہمارے ساتھ یہ ہو کہ بجائے بڑھانے کے جو پیسہ مل رہا ہے، اس سے کٹوتی ہو، یا نہ دیا جائے تو یہ میرے خیال میں اپنے لئے وہ ایک ایسی Mine کھود رہے ہیں، یہ چاہتے ہی یہی ہیں کہ اس طریقے سے وہ سیاسی شہید بننا چاہتے ہیں میرے خیال میں، تو سیاسی شہید بننے سے بہتر ہے کہ ویسے ہی مینڈیٹ چوری کر کے آئے ہوئے ہو، ایسے ہی چلے جاؤ گھر، شہید ہونے کے بجائے ایسے ہی چلے جاؤ (تالیاں) کیونکہ یہ جو آپ کام کررہے ہیں تو آپ یہ چاہ رہے ہیں کہ پھر آپ کے ساتھ وہ کام کیا جائے کہ آپ پھر ہم آپ کو گھر بھیجیں، تو اگر آپ نے ویسے ہی گھر جانے کا پروگرام بنا لیا ہے میرے خیال میں تو ایسے ہی خود ہی عزت سے چلے جاؤ بجائے اس کے کہ ہم آپ کو پھر دھکے دے کر نکالیں وہاں سے۔ یہ اس بجٹ کو ہم نے نام دیا ہے "اپنا بجٹ" کا، یہ عوامی بجٹ ہے، اس میں عوام کو ٹیکس کی مد میں اور ہر مد میں ان شاء اللہ ریلیف ملے گا، بہترین طریقے سے ان شاء اللہ عوام کو پیکجز دیئے جائیں گے، روزگار کے حوالے سے ہم پیکج دے رہے ہیں، ہم نے اپنے لوگوں کو اپنے پاؤں پہ کھڑا کرنا ہے، ہم Interest free loan دیں گے اور یہ تقریباً 15 ارب روپیہ ہم نے رکھا ہوا ہے اور اس میں ان شاء اللہ "احساس روزگار" کے نام سے،"احساس نوجوان روزگار"، "احساس اپنا گھر" کے نام سے یہ پراجیکٹس ہوں گے ان شاء اللہ اور اس سے تقریباً ایک لاکھ، ایک لاکھ ہمارے لوگوں کو

عزت سے ان شاء اللہ روزگار مہیا کیا جائے گا اور ان کو پیسہ حکومت دے گی۔ (تالیاں) بجلی کے مسائل آپ کے سامنے ہیں، لوڈشیدنگ کے اوپر ہم کہتے ہیں بجلی دو، وہ کہتے ہیں بجلی ہے ہی نہیں، پھر ہم کہتے ہیں کہ لوڈشیڈنگ کم کرو، وہ کہتے ہیں کہ چوری ہو رہی ہے، اب چوری کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ اب تک جو یہ نظام چل رہا تھا، کیا صوبہ چلا رہا تھا اس کو؟ واپڈا چلا رہا تھا، واپڈا کے اہلکار چلا رہے تھے، اب مختلف حالات بننے کے بعد اب یہ اندازہ لگا لیا گیا ہے کیونکہ ان میں تو نہ احساس ہے عوام کا، نہ غریب کا، نہ بچوں کا، نہ کسی بھی پاکستانی کا، تو ہم نے ان شاء اللہ یہ پروگرام بنایا ہے کہ ہم نے اس بجٹ کو "گرین بجٹ "کا نام دیا ہے اور ہم جائیں گے سولرائزیشن کی طرف، ہم نے اپنے ایریاز کو سولرائز کرنا پڑے گا، تو اس میں سب سے پہلے جو ہماری Priority ہے وہ ہمارے تمام تعلیمی ادارے، یونیورسٹیز، ہمارے کالجز، ہمارے سکولز، ہمارے سرکاری دفاتر، سرکاری گھر۔ اس کے علاوہ جو ہمارے WSSPs ہیں، ہماری Autonomous Bodies ہیں، تو ان سب کو ان شاء اللہ مکمل طور پر اسی سال میں ان شاء اللہ ہم سولرائز کریں گے، (تالیاں) مکمل سب کو، ساتھ ساتھ چونکہ عوام نے ہمیں ووٹ دیا ہے، عمران خان پہ اعتماد کیا ہے، ہم سے ان کی امیدیں ہیں تو ہم ان شاء اللہ ہم ان ایریاز میں جہاں پہ لوڈشیڈنگ بہت زیادہ ہے اور یہ مسائل واپڈا سے حل نہیں ہو رہے، طے نہیں ہوپا رہے تو ان شاء اللہ ان ایریاز میں جو غربت کی لکیر سے نیچے لوگ ہیں، ان کو حکومت فری سولر سسٹم دے گی گھر کے لئے اور جو اس سے اوپر درجے کے لوگ ہیں، ان کو بلا سود Fifty percent sharing کے ساتھ دیں گے، Fifty percent گورنمنٹ دے گی Fifty percent وہ دیں گے، آسان اقساط پہ وہ دیں گے تاکہ واپڈا سے ان کی جان چھوٹ جائے اور ان کو بجلی مہیا ہو اور حکومت کا یہ فرض بنتا ہے ان شاء اللہ یہ پراجیکٹ بھی بہت جلد شروع ہو گا، اسی سال میں جو ہمارا یہ تقریباً 156 سے لے کر 162 ایسے فیڈرز ہیں کہ جن پہ لوڈ شیڈنگ بائیس بائیس گھنٹے اور اس کو لڑ جھگڑ کر اٹھارہ گھنٹے پہ لایا جاتا ہے، اس پہ ہم Mostly لوگوں کو جب وہاں سے نکال دیں گے تو Automatically لوڈشیڈنگ کم ہو گی اور آہستہ آہستہ ہمارا مقصد ہی یہ ہے کہ ہم لوڈشیڈ نگ کو ختم کریں۔ کفایت شعاری اس زمانے میں بہت ضروری ہے، عوام کے ٹیکس کے اوپر اب مزید عیاشیاں برداشت نہیں کی جائیں گی، عوام ٹیکس اس لئے دیتے ہیں کہ عوام کے مسائل حل ہوں لیکن اس ٹیکس کے پیسوں پر جو عیاشیاں

ہیں، یہ مزید ہم بند کرنے لگے ہیں، ان شاء اللہ میری تمام جتنے بھی اس میں سٹیک ہولڈرز ہیں، ان سے بات ہوئی ہے اور ان شاء اللہ ہر کوئی اس بات پہ راضی ہے کہ وہ اس کے اندر کٹوتی کے لئے تیار ہے، جو Fuel کی مد میں پیسہ مل رہا ہے، چاہے وہ ہمارے منسٹرز کو ملتا ہے، چاہے ہمارے سرکاری افسران کو ملتا ہے، اس سب کے اندر ان شاء اللہ بیس فیصد کٹوتی کے لئے سارے تیار ہیں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم کٹوتی کریں گے، ان شاء اللہ بہت جلد ہم اس میں بھی بیس فیصد کٹوتی کریں گے اور جب تک سولرائز نہیں ہوتا تو اس وقت تک جو بجلی کا بل ہے، سرکاری بجلی کے بل جتنے بھی ہیں وہ تمام سرکاری بجلی کے بل جو ہیں جس کا بل بیس فیصد کم نہیں آئے گا اوپر والے پیسے وہ خود بھریں گے، کوئی ضرورت نہیں کہ آپ دفتر میں نہیں اور اے سیز چل رہے ہیں آپ کے، آپ کمرے میں نہیں ہیں اور اے سیز چل رہے ہیں آپ کے، عوام کی بجلی نہیں ہے اور آپ اے سیز میں، ٹھنڈے ماحول میں پھر رہے ہیں، تو اس کے لئے یہ کٹوتی ہو گی، اس سے اربوں روپے کی بچت ہو گی، انہی پیسوں کو مزید ہم پھر غریب لوگوں کے لئے سولر سسٹم پہ لگانے کے لئے استعمال کریں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے شروعات اپنے آپ سے ہونی چاہئیں، تو ان شاء اللہ اس کے لئے ہم تیار ہیں، ہماری ٹیم تیار ہے اور ہماری جب ٹیم تیار ہے تو ہمارے ساتھ جو باقی ٹیم ہے، ان شاء اللہ وہ سرکاری ٹیم بھی اس کے لئے تیار ہے، ان شاء اللہ بہت جلد اس کو بھی ہم اناؤنس کرکے Implement کرنا شروع کر دیں گے۔ امن و امان کے حالات آپ کے سامنے ہیں، ہمارا سب سے بڑا چیلنج امن و امان کا ہے لیکن Unfortunately وہ جو ہم نے بات کی کہ پیسہ ہمیں نہیں مل رہا، ہمیں وہ پیسہ نہیں دیا جا رہا لیکن ہم اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ان شاء اللہ ہم نے سات ارب اپنی پولیس کو دیا ہے کہ سات ارب میں پولیس کے لئے Already کام شروع ہوچکا ہے اور اس کے اندر ہم اپنی پولیس کو Strengthen کریں گے تا کہ وہ دہشتگردوں کا مقابلہ کر سکے اور ہم یہ امید کرتے ہیں کہ ہمارا وہ پیسہ دیا جائے تاکہ ہم مزید Strengthen کریں اور ہماری جو قربانیاں ہیں، جو دی جا چکی ہیں، ہماری فوج نے بھی دی ہیں، ہماری پولیس نے بھی دی ہیں، ہمارے عوام نے بھی دی ہیں تو ان کی روک تھام تب ہی ہو سکتی ہے کہ ہم Strengthen کریں اس چیز کو، دہشتگردی کا ہم خاتمہ کریں اور وہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہم وسائل میں اضافہ نہ کریں ان کے، تو ان شاء اللہ اپنے طور پہ ہم نے کیا ہے، مزید بھی ہم کریں گے

ان شاء اللہ، اور ساتھ ساتھ میں یہاں پہ اعلان کرتا ہوں کہ ہماری جو ایک اور ابھی نئی ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ ایک نئی سوسائٹی بنا رہا ہے، اس کے اندر میں نے اعلان کیا ہے کہ چاہے فوج کے، چاہے پولیس کے، چاہے واپڈا کے، چاہے 1122 کے یا چاہے کسی محکمے میں کوئی بھی In the line of duty جو شہید ہوا ہے، ان سب کی بیواؤں کو پانچ پانچ مرلے کے پلاٹس دیئے جائیں گے Free of cost۔ (تالیاں) کرپشن جو ہے وہ ایک ناسور ہے اور کرپشن کی وجہ سے ہی ہماری چیزیں جو ہیں وہ صحیح طریقے سے نہیں ہو پاتیں، گورننس کا بھی مسئلہ ہے، اسی میں کرپشن ایک بہت بڑا عنصر ہے۔ ہمارے جو ترقیاتی کام ہوتے ہیں، بار بار ایم اینڈ آر کی مد میں پیسہ دیا جاتا ہے اور اس میں جو اربوں روپے بار بار ملتے ہیں، ایک وارنٹی پیریڈ ہوتا ہے، ایک گارنٹی ہوتی ہے ایک چیز کی، اس سے پہلے وہ خراب ہو جاتی ہے تو اس کی وجہ کرپشن ہے، تو اگر اس پہ ہم قابو پا لیتے ہیں تو ہمارے بہت سے مسائل، جو ہمارے Proposed وسائل ہیں، وہ اس سے بچیں گے۔ تو ان شاء اللہ جس طرح میں نے عوام سے کہا ہے، میں پھر عوام کو یہ کہہ رہا ہوں کہ پلیز اپنے شہر کو، اپنے گاؤں کو، اپنے صوبے کو اپنا گھر سمجھو، آپ نے ہمارا ساتھ دینا ہے اس میں اور آپ نے کھڑے ہو کر چیک کرنا ہے اور آپ نے کھڑے ہو کر یہ ہمارے ساتھ ان شاء اللہ خاتمہ کرنا ہے، جس طرح اپنے گھر کا آپ خیال کرتے ہیں، میں آپ سے امید کرتا ہوں اور آپ کو میں اتھارٹی دیتا ہوں اس بات کی کہ آپ اسی طرح کرپشن کے خاتمے کے لئے حکومت کا ساتھ دیں اور اپنا گھر سمجھ کر اپنی سکیموں کو دیکھیں اور ان میں کوئی بھی غلط چیز ہورہی ہے تو آپ اس کی روک تھام کریں۔ منشیات ایک لعنت ہے، ہمارے نوجوان بچے اور بچیاں اس میں تباہ ہو رہے ہیں، عنقریب اب چونکہ یہ تو بجٹ اجلاس تھا، بجٹ اجلاس کے بعد اب ان شاء اللہ ہمارا جو ریگولر ایک اجلاس آئے گا، اس پہ ہم نے بہت سے ڈیپارٹمنٹس سے جو ہماری میٹنگز ہوئی ہیں، ان میں ہم نے بہت سی قانون سازی یہاں پہ کرنی ہے، Acts میں تبدیلیاں کرنی ہیں اور وہ تبدیلیاں جب ہوں گی تو اسی سے گڈ گورننس ہو گی اور ہماری گورننس بھی بہتر ہو گی۔ کرپشن کا خاتمہ بھی Basically قانون سازی سے ہوسکتا ہے، اس پہ ان شاء اللہ ہم کام کریں گے۔ منشیات کے اوپر، آئس کے اوپر اور ہیروئن کے اوپر ایک خاص مقدار کے بعد ہم لوگ یہاں پہ سزائے موت کا یہاں پہ ایکٹ پاس کرنے لگے ہیں، ہم سزائے موت دیں گے، تو جو شخص میری قوم کے نوجوان کو تباہ کر

رہا ہے، میرے بچے، میری بچی، میری نسل کو تباہ کر رہا ہے، وہ اس صوبے میں کم از کم سزائے موت کا حقدار ہے، اس کو بھی ہم تباہ کریں گے، اس کو بھی ہم نہیں چھوڑیں گے اور میں عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ اس چیز کو Light نہ لو، آپ اس چیز کو Light نہ لو، آپ کے علاقے میں کوئی منشیات فروش ہے، آپ اس کو Confront کرو اور Confront کر کے تو آپ پولیس کو بتاؤ، میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ پولیس آپ کا ساتھ دے گی، پولیس آپ کا ساتھ نہیں دے گی تو ہمارے تک پہنچو، ہمیں بتاؤ، ان شاء اللہ یہ ٹیم بیٹھی ہوئی ہے، یہ آپ کے ساتھ نکلے گی اور ایسے لوگوں کو جو منشیات فروش ہیں، ان کو نہ علاقے میں چھوڑے گی ان شاء اللہ اور نہ ہی اپنے صوبے میں چھوڑے گی، یہ آپ سب ساتھ دو گے عوام کا اس میں۔ (تالیاں) اور اب میں تھوڑا سا اپنی پارٹی کے حالات پہ اور اس ملک کے حالات پہ تھوڑی بات کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے تو میں پورے پاکستان کے ساری عوام کو مبارکباد دیتا ہوں کہ جو بات چیت ہو رہی تھی اس حوالے سے کہ عمران خان صرف اور صرف اس لئے جعلی کیسوں میں جیل کاٹ رہا ہے کہ اس نے پاکستان کے بات کی، اس نے پاکستان کے عوام کی بات کی، اس نے اسلام کی بات کی، اس نے کشمیر کی بات کی، اس نے فلسطین کے مسلمانوں کی بات کی، اس نے امر بالمعروف حق کی بات کی، آج الحمد للہ آپ نے دیکھ لیا کہ سائفر کیس وڑ گیا۔ (تالیاں) اب میں یہاں پوچھتا ہوں، اس Floor سے میں پیغام دے رہا ہوں کہ اس کیس میں عمران خان جیسے لیڈر کو اتنا عرصہ اندر رکھا گیا، اس کا جواب کون دے گا، کون ذمہ دار ہے اس کا؟ یہ کیس کس نے بنایا تھا؟ اگر اس ملک میں یہی چلے گا کہ آپ لوگ کسی کو بھی جعلی کیس میں اندر ڈال دو، جس کیس کا نہ سر ہو نہ پاؤں ہو اور اس کے بعد وہ کیس اس طریقے سے ختم ہو جائے تو ان لوگوں کو سزا دلا کر ہم دم لیں گے جنہوں نے اس کیس کو بنایا، اس کیس کو غلط موڑ دیا، (تالیاں) اس کیس کے بارے میں غلط گواہیاں دیں اور اس کیس کے بارے میں پوری قوم کو گمراہ کیا، ہم ان سے حساب لیں گے، حساب کے لئے تیار رہیں۔ اس کے بعد توشہ خانہ، توشہ خانہ کیا ہے، توشہ خانہ، یہ عمران خان صاحب نے گھڑی اگر لی ہے، یہ کہتے ہیں Evaluation غلط ہوئی ہے اس کی، Evaluation کرنے والا کون تھا اس کو تو کوئی جانتا ہی نہیں ہے؟ وہ کون تھا؟ کوئی سزا ہی نہیں ہوئی، کسی کو نام ہی نہیں آتا اس کا اور عمران خان سزا کاٹ رہا ہے اس کی اور مزے کی بات یہ ہے کہ گھڑی

تو Allowed ہے جبکہ گاڑی Allowed نہیں ہے۔ (تالیاں) جو گاڑیاں نکالنے والے لوگ ہیں، وہ کوئی وزیر اعظم بنا ہوا ہے، کوئی وزیر اعلیٰ بنی ہوئی ہے، کوئی صدر بنا ہوا ہے اور یہ ریکارڈ پہ ہے، یہ کوئی میں یہاں پہ ہوا میں بات نہیں کر رہا، یہ ان کے ریکارڈ توشہ خانہ کے ریکارڈ پہ ہے، یہ کیسا قانون ہے؟ میرے لئے اور، آپ کے لئے اور، عمران خان تو یہی کہتا تھا کہ ہمیں دو نہیں ایک پاکستان چاہیئے، یہ اس کی مثال ہے، یہ اس کی مثال ہے کہ یہ ایک پاکستان نہیں ہے، دو پاکستان ہیں اور اس پاکستان کو پہلے دو ٹکڑے کیا گیا جنہوں نے اس کو دو ٹکڑے کیا وہ سن لیں کہ اس کی وجہ بھی یہی تھی اور آج پھر آپ اسی عمل کو دہرا رہے ہیں اور بار بار دہرا رہے ہیں۔ اگر میں ایک کمیشن کا ڈیمانڈ کرتا ہوں جو بنایا گیا تھا پاکستان، پاکستان میں ہی بنا تھا ناں کہ اس کو کھولو، کیوں نہیں کھول رہے ہو؟ اس کو کھولو، قوم کو بتاؤ جو ہوا ہے، غلطی ہوئی ہے سامنے تو آئے، کیوں سامنے نہیں آرہی؟ کمیشن کو نہیں کھول رہے، الٹا کہہ رہے ہیں جس نے نام لیا اس کا، اس پہ غداری کا کیس کریں گے، اوہ یار، یہ کیا ڈرامہ بنایا ہوا ہے؟ کبھی غداری کی سرٹیفیکیٹ دے رہے ہو، کبھی دہشتگردی کی سرٹیفیکیٹ دے رہے ہو، یہ ملک سے مذاق بنا دیا ہے، یہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کی آنکھوں میں مرچیں ڈالو گے اور لوگ برداشت کرتے رہیں گے، کیا یہ عوام جاہل ہیں، کیا عوام جانور ہیں یا بھیڑ بکریاں ہیں یہ عوام کہ آپ لگے رہوگے، آپ کرتے رہوگے جبر کے ذریعے، فسطائیت کے ذریعے آپ لوگوں کے منہ بند کرواؤ گے، کتنے لوگوں کے منہ بند کرواؤ گے آپ؟ غلطی ماننا، اپنی اصلاح کرنا یہ ایک راستہ ہے جس کی اس وقت ملک کو اور اس قوم کو ضرورت ہے۔ اپنی غلطی نہ مان کر ان غلطیوں کو مزید بڑھا کر مزید ایسے اقدامات کر کے جس غلطی کی طرف ملک کو لے جایا جا رہا ہے، یہ اقدامات کرنے والے لوگ یہ سمجھ لیں کہ جس راستے پہ چل رہے ہیں، یہ پاکستان کو بہت نقصان دے رہے ہیں۔ عدت کا کیس تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ تو بات کرنا جو ہے ناں، بات کرنا بھی شرمناک ہے۔ اس ملک میں، یہ اسلام کے نام پہ بننے والا ملک ہے جو اسلام کے نام سے بنا ہے، اسلامی قوانین کو توڑتے ہوئے سزا دے دی گئی اور ہم سب قانون کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ قانون کیا کرے گا؟ قانون کے فیصلے تو یہ ہیں، وہ کہتے ہیں "Justice delayed is justice denied"، وہ سائفر، "کھودا پہاڑ نکلا چوہا"، وہ بھی مرا ہوا، یہ سب یہی کہتے ہیں، یہ سب

یہی کہتے ہیں، میں واضح طور پہ یہاں پہ کہہ رہا ہوں کہ ہماری برداشت کی حدیں ختم ہو چکی ہیں، ہماری برداشت کی حدیں، ہمارا ظرف، ہماری تربیت، سب کچھ ختم ہو رہا ہے اور آپ یہ چاہ رہے ہیں کہ ہم چھپ کر کے پھر بھی اپنا ظرف اور یہ باتیں کہ جی پاکستان کا سوچو، پاکستان کا سوچو، وہ پاکستان کا ٹھیکہ میں نے لیا ہوا ہے؟ میرا لیڈر جیل میں، میرے ورکرز پہ پرچے، میری لیڈر شپ پہ پرچے، میری پارٹی کو آپ نے توڑ دیا، میری پارٹی کا نشان آپ نے لے لیا، میری پارٹی کا الیکشن آپ نہیں مانتے، فسطائیت میرے پہ ہوئی، ظلم میرے پہ ہوا، لیڈر میرا جیل میں ہے، میرے لیڈر کی بیوی جیل میں ہے----

(شیم شیم کی آوازیں)

قائد ایوان: اور پھر آپ کہتے ہیں پاکستان کا سوچو، تو پاکستان کا تو ہم ہی سوچ رہے ہیں ناں، پھر یہ کہہ دو کہ پاکستان کے سوچنے والے صرف تحریک انصاف والے ہیں، صرف عمران خان والے ہیں، یہ باقی کیا کر رہے ہیں؟ میں واضح پیغام دے رہا ہوں کہ جلد سے جلد یہ سارے کیسز ختم کئے جائیں، ان کیسز میں کچھ نہیں ہے، یہ آج ثابت ہو گیا ہے۔ وہ جنہوں نے آئین توڑا ہے بار بار، میں واضح کہہ رہا ہوں چیف الیکشن کمشنر صاحب! آپ میرے پہ کیس کروالو، فونیں (Phones)کر کر کے کروالو، تگڑے ہو جاؤ کہ فونیں کر کرکے ان پہ یہ کیس کرو، تم مجھے بلیک میل کرو گے، تم مجھے نااہل کرا دو، میں دوبارہ آؤں گا، اس سے بڑھ کر آؤں گا، اس عوام کی طاقت سے آؤں گا اور تمہارے سے پوچھوں گا کہ تم نے آئین توڑا ہے، تم نے آئین شکنی کی ہے، تم آرٹیکل چھ کے مرتکب ہو اور تمہیں یہ جواب دینا پڑے گا۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم اس بلیک میلنگ میں ہمیں نا اہل کر دو گے، ہم لعنت بھیجتے ہیں ایسی کرسیوں پہ جو ہمارے نظریئے کے خلاف جائیں، (تالیاں)

جو نظریئے سے ہمیں ہٹائیں، ایسی ہزار کرسیاں قربان ہیں اس نظریئے پہ جس نظریئے پہ ہمیں عوام نے ووٹ دیا ہے، ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ اور میں واضح طور پہ کہہ رہا ہوں کہ اب ہماری برداشت ختم ہو چکی ہے، اگر یہ مسائل حل نہ کئے گئے تو یہ جو ہمارے اوپر مدعی بھی خود بنے ہوئے ہیں، گواہ بھی خود بنے ہوئے ہیں، جج بھی خود بنے ہوئے ہیں، 9 مئی ہمارے پہ ڈالا ہوا ہے، کبھی ایسا ہوا ہے کہ مدعی بھی میں، گواہ بھی میں، جج بھی میں اور تھوپ رہا ہوں ایک کے اوپر، اور میں کہتا ہوں ثابت کرو، ثابت تم کر نہیں سکتے ہو پھر بھی تھوپ رہے ہو، یہ کیا نظام چل رہا ہے ادھر؟ اب اگر ہم نکلے، اگر ہم نکلے تو ہم ایسے

واپس نہیں آئیں گے، میں بتا رہا ہوں، ایسے واپس نہیں آئیں گے، حقیقی آزادی پھر ہم لے کر دم لیں گے، ہم حقیقی آزادی لیں گے۔ (تالیاں)
یہ غلامی کی زندگی اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ ہمارے پہ مسلط کرو گے، ہمارے بچوں پہ مسلط کرو گے تو وہ لوگ جن کے ضمیر مر چکے ہیں، وہ لوگ جنہوں نے حرام کمایا ہوا ہے، وہ تو شاید اسی پہ راضی ہو جائیں ہم راضی نہیں ہیں۔ ہم نے کوئی پیسہ ایسا نہیں کمایا جس پہ ہم نے عیاشی کرنی ہے، ہم ہتھیلی پہ لے کر پھر رہے ہیں، پہلے بھی آپ نے ہمیں پرکھا ہے، آزمایا ہے، شکر ہے آپ یہ ہمارے سامنے، هغه وائی کنه جوت ئې راته، ته راته جوت ئې زه تا ته جوت یم، په دغه شی باندې ګرځوؤ درته، اوس که مخې ته راغلې او زیاتوب دې راسره اوکړو او ظرف مې شکاره کړے دے ورته، خپل ظرف، دلته ناست دی، افسران ناست دی، دا ټول پولیس د KPK ناست دے، دا خلق ناست دی، زما ورکر ناست دے، قسم په خدائے چا ورته داسې نه دی وئیلې چې تا ما سره زیاتے کړے دے، دې ته وائی ظرف، اسے کہتے ہیں ظرف پاکستان کے لئے، کہ ہم نے پوچھا تک نہیں ہے کسی سے کہ ہمارے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں، ہر ایک ڈیپارٹمنٹ نے کی ہیں، ہر ایک آفیسر نے کی ہیں، ہر ایک پولیس نے، ہر ایک ضلع اور ہر ایک تھانے میں ہوئی ہیں، ہم نے اف تک نہیں کیا، کیوں؟ کہ ہمارا ایک ظرف تھا۔ اب ہم جن سے امید کرتے ہیں ظرف کی، اگر ان میں ظرف نہیں ہے اور ہمارے ظرف کو دیکھ کر بھی اپنی اصلاح نہیں کر رہے تو ایسے بے ظرف لوگوں سے پھر ہمیں کسی اور طریقے سے Deal کرنا پڑے گا اور یہ ڈیل ڈھیل نہیں ہو گی، They will be dealt with; they will be dealt with. (تالیاں) سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں ایوان میں بیٹھے ہوئے اس طرف کے تمام ان لوگوں سے جو Basically form 45 کے ساتھ عوام کے مینڈیٹ پہ آئے ہوئے ہیں، ان سب سے یہ امید کرتا ہوں کہ اب پیچھے نہیں ہٹنا کیونکہ اب اگر پیچھے آپ ہٹ گئے----

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر حکومتی اراکین کی جانب سے "اور نہیں ہٹیں گے" کی آوازیں لگائی گئیں)

<u>قائد ایوان</u>: اب پیچھے اگر آپ ہٹ گئے، خدا کی قسم تمہاری اولادوں کی، اولادوں کی نسلوں کی نسلیں غلامی کریں گی (تالیاں) اور پہلے پاکستان توڑنے والے جو ہیں، ان کی نشاندہی کریں گے اور دوبارہ کوئی پاکستان کو توڑنے کی جرات ہی نہ کرے۔

(اس مرحلہ پر جناب قائد ایوان کی طرف سے "عمران خان زندہ باد" اور "پاکستان زندہ باد" کے نعرے لگائے گئے)

("نہ وہ باغی نہ غددار، قیدی نمبر 804"، "عمران تیرے جانثار بے شمار بے شمار" کے نعرے لگائے گئے)

<u>جناب سپیکر</u>: جناب وزیر اعلیٰ صاحب! میں نے اپنی ان بچیوں کے حوالے سے گزارش کی تھی، میں تمام معزز ممبران اسمبلی، حکومتی اور اپوزیشن بنچز، لیڈر آف اپوزیشن، تمام پارلیمانی لیڈرز، جناب وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا، سرکاری محکموں کے افسران، صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ، صوبائی اسمبلی سٹاف کا شکریہ ادا کرتاہوں کہ اس بجٹ اجلاس کو اور اس کی بحث میں سب نے بڑے مثبت انداز میں حصہ لیا، متواتر دو سیشنز ہوئے اور دونوں بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ آپ سب کے تعاون سے اچھے طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچے۔ اچھی باتیں ہوئیں، کچھ تلخ ہوئیں، کچھ شیریں ہوئیں مگر سب نے بڑے تحمل اور مزاج سے سنیں۔ میں سرکاری محکموں کے اعلیٰ افسران کی دلچسپی اور حاضری جو کہ خوش آئند تھی اور اسمبلی میں ان شاء اللہ و تعالیٰ اس مرتبہ بھی ان کی عزت و احترام کو ملحوظ خاطر رکھا گیا اور آئند ہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو اسی طرح احترام کے ساتھ ان کے ساتھ Deal کیا جائے گا، ان کے ساتھ پیش آئیں گے۔ میں بحیثیت سپیکر تمام ہاؤس کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کروں گا، اس مرتبہ بھی کی ہے اور مستقبل میں بھی کروں گا اور اس ایوان کو با اختیار بنانے، مضبوط بنانے کے لئے ہم سب کو اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔ صوبائی اسمبلی کے قواعد و ضوابط میں ترامیم کو جو کہ پچھلے دور سے کمیٹی میں زیر التواء ہیں، آپ سب کے تعاون سے ان شاء اللہ و تعالیٰ جلد ہی انہیں ایوان میں پیش کیا جائے گا اور تمام قوانین کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ اور سہل کرنے کے لئے اس ایوان کے تقدس میں مزید اضافہ کرنے کے لئے جلد اقدامات کئے جائیں گے۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو، اللہ اس وطن عزیز کو حقیقی نمائندوں کے طور پہ مثبت اور جمہوری کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ رب العزت اس ملک میں ہم سب کو اپنی اپنی لیڈرشپ کے تحت Civil supremacy کو قائم کرنے کی اللہ ہمیں ہمت، طاقت، قوت اور جذبہ دے اور ہمیں مضبوط ارادہ دے، آپ سب کا بہت شکریہ۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm, Friday, 14th June, 2024, thank you.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 14 جون بعد از دوپہر دو بجے تک
کے لئے ملتوی ہوگیا)

(نوٹ): صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کے اعلامیہ No.PA/Khyber Pakhtunkhwa/
Bills/2024/7407 مورخہ 07 جون 2024 کی رو سے اجلاس غیر معینہ مدت
تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔